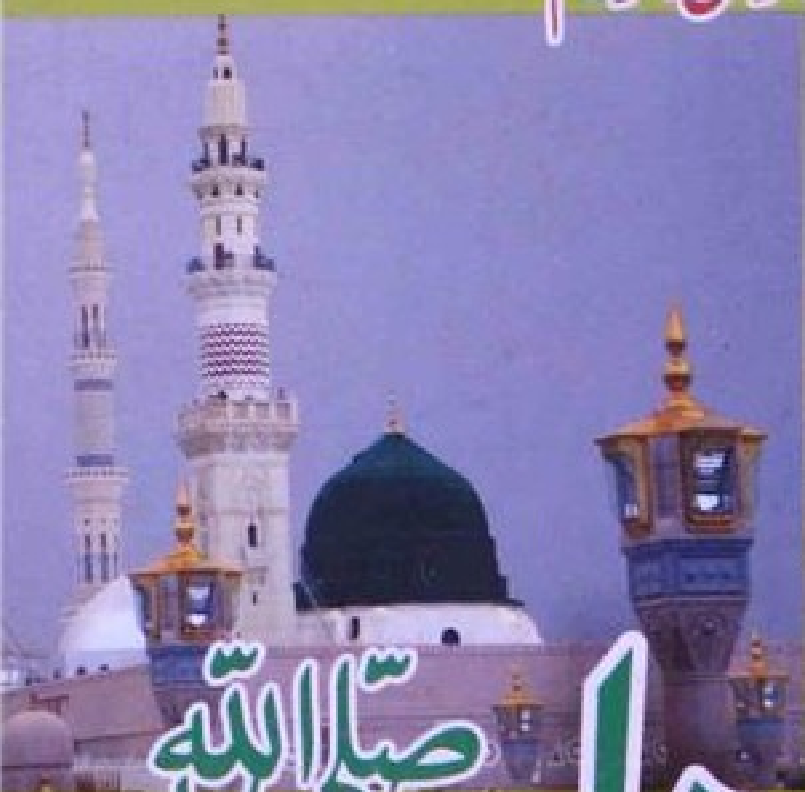
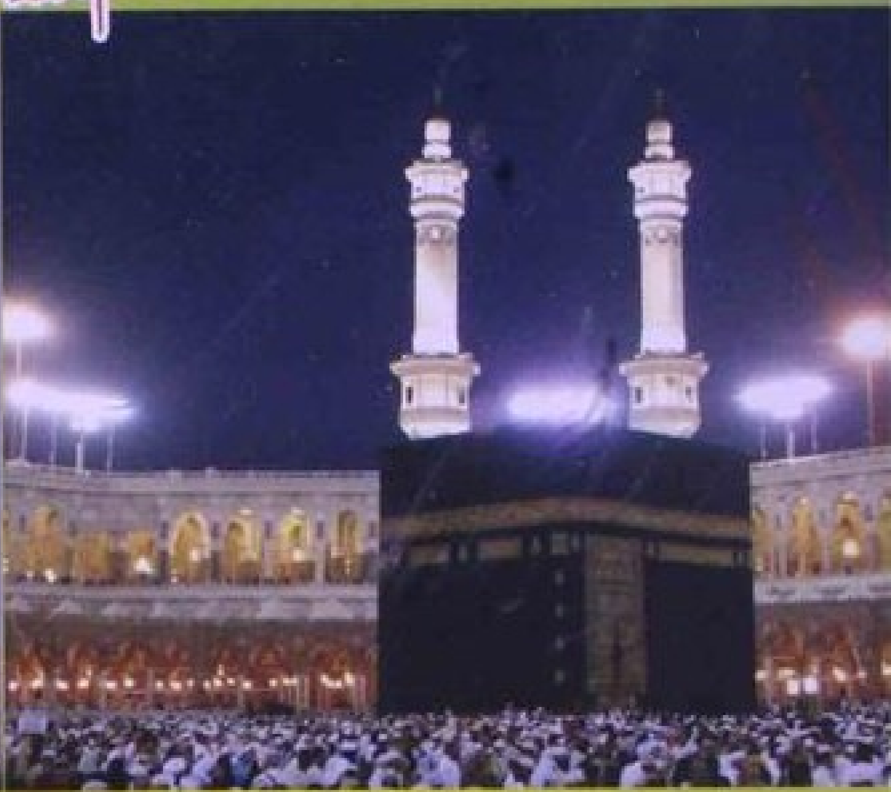
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم





روحِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

حمد و نعت کا انتخاب

مولانا حسان الآمری

مرتب:

مولانا سید محمد رضاء الحق آمری

بسم اللہ الرحمن الرحیم



روحِ اعظم

مرتب:

مولانا سید محمد رضاء الحق آمری



زیرِ اہتمام:

علیم صبا نویدی

کتاب کا نام:

روحِ اعظم

مصنف

مولانا حسان الآمری مرحوم

تعداد

1001

سن اشاعت

اگست 2014ء

قیمت

-/100 روپۓ

مطبع

ٹملناڈو اردو پبلیکیشنز، چینئی-002 600

مرتب

مولانا رضاء الحق آمری

زیرِ اہتمام

علیم صبا نویدی

Compiler:

Moulana Raza-ul-Haq Aamiri

21 Nallanna Mudali Street, Royapettah, Ch-14.

Cell:08144846444

فہرست

مولانا سید محمد رضاء الحق آمری

آشفتہ بیانی میری

تصوف وسلوک کے راستے اسقدر پیچیدہ اور صبر آزما ہیں کہ ان پر چل کر منزل تک پہنچنا معدودے چند مثالی ہستیوں ہی کے حصے میں آیا ہے۔ جسم اور روح دو متضاد حقیقی ہیں۔ دونوں کے تقاضے یکسر مختلف ہیں جسم کی ہزیمت روح کی فتح اور روح کی شکست جسم کی ظفریابی کا دوسرا نام ہے۔ بیک وقت ان دو انتہاؤں کا سفر کتنا حیرت انگیز اور حوصلہ شکن ہوتا ہے اس کا اندازہ اس دشت کی سیاحی میں کامیاب ہونے والوں ہی کو ہوسکتا ہے۔ اقبال رمزؔ جو بعد کو چلکر حسّانُ الآمری کہلائے وہ اہلِ دل حضرات کی دل کی دھڑکن تھے۔ اور اہلِ طریق فقیروں کی جان مانے جاتے تھے۔ وہ احقر سے بے پناہ محبت رکھتے تھے فقیران سے جب بھی ملتا فراق گورکھپوری کا یہ شعر گنگنانا نہیں بھولتا تھا۔

بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں

حسّان صاحب بہت کم سخن انسان تھے۔ لیکن ان کا سراپا لمحہ بھر کے لئے بھی خاموش نہیں رہتا تھا۔ وہ زبانِ حال سے اسرار معرفت بیان کرنے اور آنکھوں سے سرگوشی کرنے کے عادی تھے۔ اپنے بڑے بھائی راز امتیاز صاحب مرحوم ہی کی طرح حسّان صاحب نور اللہ مرقدہٗ بھی ایک مکمل انسان تھے۔ حرص وطمع کی دنیا سے صدیوں کی مسافت پر بسنے والے دیوانوں میں اقبال رمزؔ یعنی حسّان الآمری کا نام سرفہرست لکھا جاسکتا ہے۔ میرے استاد شریعت اور پیر طریقت والدِ ماجد شمس المفسرین فرید العصر حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد آمر کلیمی حسنی حسینی چشتی قادری الخلفائی جعفری الجیلانی دامت برکاتہم القدسیہ کو حضرت حسّان الآمری سے بے پناہ محبت تھی راقم الحروف ان کی اس خصوصیت کی بنیاد پر ان کو کامیاب ترین شخصیات میں شمار کرتا ہے۔ حسّان صاحب کے تصوف میں فنافی الشیخ ہوجانا مقصد حیات تھا۔ وہ قال کے ساتھ ساتھ حال کی اہمیت کے بھی قائل تھے۔ بہر کیف حسّان صاحب کی زندگی کیا تھا؟ مرزا غالبؔ کے حسب ذیل فارسی شعر کا اردو ترجمہ تھی۔

بستند رہِ جُرعہٗ آبے بہ سکندر دریوزہ گرمیکدہ صہبابہ کدو برد

راقم الحروف کے چھوٹے بھائی پیرزادہ سید محمد ضیاء الحق الآمری کی دیرینہ آرزو تھی کہ حسّان الآمری طاب ثراہ کا مجموعۂ کلام منظرِ عام پر آئے اور یہی میرے دیگر اور بہت سے احباب اور برادرانِ طریقت کی دل کی آواز بھی تھی ایک مرتبہ احقر نے حضرت علیمؔ صبا نویدی صاحب قبلہ سے عرض کی کہ حسّان الآمری صاحب کا کلام ترتیب کے مرحلے سے گذر

کر کتابت وطباعت کے زیور سے آراستہ ہو کر اشاعت کی منزل تک صرف آپ کے تعاون ہی سے پہنچ سکتا ہے۔لہٰذا براہِ کرم اس مد میں آپ ناچیز کی نہ صرف رہنمائی فرمائیں بلکہ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی مکمل ذمہ داری قبول فرمائیں۔خاکسار علیم صبؔا نویدی صاحب کا نہایت ممنون ہے کہ آپ نے خندہ پیشانی کے ساتھ یہ ذمہ داری قبول فرمائی میں تو برائے نام ہی اس مجموعۂ کلام کا مرتب ہوں۔

حضرت علیم صاحب کے تذکرہ کے بغیر تمل ناڈو کے اردو ادب بلکہ جدید اردو ادب کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔علیم صبؔا نویدی تمل ناڈو کے میرؔ و غالبؔ بھی ہیں اور اقبالؔ و انیسؔ بھی۔ان کی تخلیقی سرگرمیوں اور تحقیقی اور تنقیدی کاوشوں نے انھیں اردو دنیا میں زندۂ جاوید ہستی بنادیا ہے۔علیم صاحب کی شخصیت کا یہ نمایاں پہلو احقر کو دورانِ طالب العلمی ہی سے اپنی جانب کھینچنے لگا تھا کہ۔صبؔا نویدی صاحب کردار کے غازی ہیں۔وہ ایک عہد ساز ذہن لیکر دنیا میں آئے ہیں۔ان کی تاریخ ساز فکران کا معجز نما لہجہ ان کا انقلاب آفریں ادبی رویہ اور نظم و نثر میں ان کی حیرت انگیز مہارت ان کی منفرد پہچان ہے۔تقریباً نصف صدی سے وہ پوری اردو دنیا کے منظرنامے کا اہم ترین حصہ بنے ہوئے ہیں۔مشاعروں میں علیم صبؔا نویدی صاحب کو غزل سرا دیکھتا ہے تو احقر فراق کا شعر گنگنا اٹھتا ہے۔

سن لو کہ فراقؔ آج یہاں گرم نوا ہے　　　اس دور میں اقلیم سخن کا وہ شہنشاہ

صبا نویدی نامی اقلیم سخن کے اس شہنشاہ کو قدرت نے حد درجہ تواضع کے زیور سے بھی آراستہ فرمایا ہے۔اتنی بڑی نابغہ ہستی کو غرور اور تکبر کبھی چھو کر بھی نہیں گذرا۔اخلاقی نقطۂ نظر سے یہ کیسی عظیم خوبی اور خوش قسمتی ہے یہ اخلاقیات کے ماہر حضرات ہی سمجھ سکتے ہیں۔خاکسار اکثر اپنے ساتھیوں سے کہا کرتا ہے کہ اگر اسلام میں حسد کا جواز موجود ہوتا تو میں علیم صاحب سے ضرور انتہائی درجہ کا حسد کرتا۔میں حسّان الآمری کے بارے میں اظہار خیال کرتے کرتے علیم صاحب کی شخصیت اور شاعری میں کھو گیا۔ حسّانُ الآمری کے کلام میں علیم صبؔا نویدی کی کثیر الجہات معنویت کی تلاش تضیع اوقات ہوگی۔حسّان الآمری کے یہاں راز امتیاز کی حکیمانہ کم گوئی ہے نہ کاوشؔ بدری کی غنائیت سے بھرپور جذبہ وفکر کی گہرائی حسّان الآمری کی شاعری کا اہم ترین عنصر ان کے جذبات کی پاکیزگی ان کی ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت اور ان کی دنیا بیزاری ہے۔کمالِ ترک ان کا پیغام ہے۔ان کا ہر شعر علامہ اقبالؔ کے مندرجۂ ذیل شعر کی صدائے بازگشت ہے۔

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے　　　اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

شمس الرحمٰن فاروقی نے لکھا ہے کہ میرؔ و غالبؔ کے یہاں بھی فنی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ہم حسّان الآمری کے کلام کو غلطیوں سے یکسر خالی نہیں کہہ سکتے۔مگر خذ ما صفا دع ما کدر کے زندہ و پائندہ پیغام کے تحت ہمیں ان کے رنگ و آہنگ کی ابدی گونج کو سماعتوں سے لاشعور کے تہ خانے تک پہنچا کر تمل ناڈو کے اس قلندرانہ شاعری کے نمائندہ فنکار کو اس

کا قرار واقعی ادبی مقام دینا چاہئے۔ حسّان الآمری محبتوں کے نقیب شاعر تھے۔ امجد اسلام امجدؔ کا حسب ذیل شعر ان کی شاعری کا عنوان ہے۔

ساری بات تعلق والی جذبوں کی سچائی تک ہے　　　میل دلوں میں آجائے تو گھر ویرانے ہو جاتے ہیں

حسّان الآمری کے یہاں Poetic Courage کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود چونکہ حمد و نعت جیسے موضوعات پر انہوں نے قلم اٹھایا ہے وہ تا بمقدور محتاط دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے شاعرانہ افکار میں وحدت الوجود کی گونج ان کے فن کو علامہ اقبالؔ کے درج ذیل شعر

رازِ ہستی راز ہے جب تک کوئی محرم نہ ہو　　　کھل گیا جب رازِ محرم کے سوا کچھ بھی نہیں

اور ابراھیم اشکؔ کے مندرجۂ ذیل شعر

میں ہی دریا، میں ہی طوفاں میں ہی تھا ہر موج میں　　　میں ہی خود کو پی گیا، صدیوں سے پیاسا میں ہی تھا

کی صدائے بازگشت میں ڈھال دیتی ہے

خالق ارض و سماء اے مالکِ کون و مکاں　　　ہو بھی جا ہم پر عیاں ہم طالب دیدار ہیں

شعر کی برجستگی اور لہجہ کا خلوص شاعر کی پاک طینی کی غمازی کر رہا ہے۔

بھارت ہے نام جس کا ہم آئے ہیں ادھر سے　　　مولا ادھر بھی دیکھو رحمت بھری نظر سے

مندرجۂ بالا شعر عشق کی سچائی کی منہ بولتی تصویر ہے

ہم تمہاری یاد میں آنسو بہائیں کیا مجال　　　آنسوؤں کی یہ روانی مہربانی آپ کی

انشاء اللہ تعالیٰ حسّان الآمری کی صوفی منشی ان کا فطری سوز و گداز اور شمع رسالت سے ان کی پروانہ وار وابستگی ان کی شخصیت کو حیات دوام اور ان کے فن کو شہرت و مقبولیت کی سند دے کر رہے گی۔

رضاء الحق آمری
چینئی

علیم صبؔا نویدی

''مولانا حسان الآمری کی نعتیہ رفعتیں''

قرآن حکیم میں شعراء کا تذکرہ یوں ہوا ہے۔

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗن اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ م بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ (الشعرا:۲۲۴/۲۲۷)

ترجمہ: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔ مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے (الشعرا: ۲۲۴/۲۲۶) (کنزالایمان)

مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں جو نتائج اخذ ہوتے ہیں وہ یہ ہیں شعراء کے گفتار و کردار میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شاعر صدقِ دل سے ایمان لا کر اچھے اعمال کے ساتھ ساتھ ذکرِ الٰہی اور عشقِ رسول ؐ رکھتا ہے تو یقیناً اللہ کا نیک بندہ بن جاتا ہے۔

اللہ جل شانہٗ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْ ؟نَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْ تَسْلِيْمًا (سورۃ احزاب: ۵۸)

جو شعراء ربّ کریم کے ذکر اور توصیف مصطفیٰؐ میں رطب اللسان ہوتے ہیں انہیں زندگی میں کامیابی و کامرانی نصیب ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی شان میں ہمیشہ درود پڑھنا یا نعت شریف لکھنا بذاتِ خود شہنشاہِ کون ومکاں کی بلندیٔ درجات اور مراتب عالیہ کا تذکرہ کرنا ہے۔

جہاں تک نعت شریف کا تعلق ہے کہ ہم اتنی بات یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ نعت شریف میں محبوبِ خداؐ کے حسن ظاہری اور جمال باطنی کو بہترین الفاظ، خوشبودار احساس اور عقیدتوں سے لیس جذبات میں پیش کرنا ہے۔ مدحتِ رسول کریم رقم کرتے وقت قلم کو محتاط اور زبان اور جذبات کو پاکیزہ ہونا چاہئے۔ نعت شریف کا ہر شعر اگر قرآن واحادیث اور عشق وعقیدت سے بھرپور ہو تو اس میں روحانی مسرت عود کر آجاتی ہے۔

آج سارا زمانہ حضور اکرمؐ کی عظمتوں کا معترف ہے۔ یہاں تک انگریزی زبان کے عظیم فن کاروں مثلاً ''تھامس کارلائل''، ''جارج برناڈ شا'' اور ''رسل'' نے بھی حضور اکرمؐ کی عظمت ورفعت کا دل سے اعتراف کیا ہے یہاں تک ''مائیکل ہارٹ'' نے بھی اپنی کتاب ''سو عظیم شخصیات'' کا آغاز اس عظیم محسن انسانیت اور ''خاصہ خاصاں کائنات'' سے کیا ہے۔

آج کی نعت گوئی ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہے۔ اس نے علمی، ادبی، تہذیبی، سیاسی، معاشی اور تاریخی پس منظر کو نمایاں کیا ہے۔ آج کی نعت میں زندگی کی سلامتی کا پیام ہے اور آج کے نعت گو شاعر نے ان گنت فکری اور نظریاتی رموز کے دروازے وا کیے ہیں۔

ہمیشہ سے میرا یہ نظریہ رہا ہے کہ جب تک احساسات، جذبات، خیالات، سانسیں اور آرزوئیں باوضو نہ ہوں نعت گوئی کا تصور ہی بے کار اور بے سود ہے۔ شاعر کو اس مقام پر پہنچنے کے لئے بھی ایک بڑی عمر درکار ہے۔ سچائی یہ ہے کہ نعتیہ شاعری شاعر کا مقدر سنوارتی ہے۔ نعت کے جمال میں

اگر شاعر کا کمال نظر آجائے تو وہ نہ صرف بڑی بات ہے بلکہ وہ سراپا ممدوح وعظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا ہے اور یہ عطا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔

آج نعت کا سلسلہ بھر پور عقیدتوں کی روشنی میں مسلسل آگے کی طرف رواں دواں ہے۔ مسرت اس بات کی ہے کہ آج صنف نعت کی گوہر فشانیاں مجموعوں کی صورت میں منصۂ شہود پر آکر تمل ناڈو کے اردو ادب کا ایک درخشاں حصہ بن گئی ہیں۔

تمل ناڈو کے قدیم اور جدید نعت گو شعراء میں محترمہ عاجزہ ترچناپلوی، نواب مبشر النسا حیا مدراسی، مرغوب ترچناپلوی، سلیم ویلوری، مولانا امانی پلی گنڈوی، مولانا فدوی باقوی، مولانا کمالی ویلوری، مولانا راجی صدیقی، سلطان قدیر، عادل مدراسی، عبد مدراسی، فرید مدراسی، حیدر علی خان حیدر مدراسی، مولانا نثار نگری، دانش فرازی، اجمل مدراسی، حیات مدراسی، حسن فیاض، علیم صبا نویدی اور حکیم یعقوب اسلم، نے رسول عربیؐ کی مایہ ناز نورانی شخصیت اور ان کے کردار کے مختلف روشن پہلوؤں کو نہ صرف شعری جامہ پہنایا ہے بلکہ اپنے تخیل کی رعنائی اور اپنی صالح عقیدتوں کو قرطاس وقلم کا محور بنایا ہے۔

فی الحال میرے روبرو مولانا حسان الآمری کا نعتیہ مجموعہ ”روح اعظم“ تصوف طریقت کے رشتہ محبت سے منور و معطر ہوکر پیش ہوا ہے۔ اور جس پر مقدمہ لکھنے کی نیک سعادت راقم الحروف کو دی گئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ راقم کو دربار محمدیؐ میں رسائی حاصل کرنے کی اور آپؐ کی مدح سرائی کرنے کی توفیق کس حد تک اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوتی ہے۔

نعت گوئی نبی اکرمؐ سے متعلق محبت اور عقیدت کا اظہار اور اُن کے حسن و جمال کے ساتھ ساتھ ان کی سیرت، عظمت اور بزرگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے تو حضور اکرمؐ کے اسوۂ حسنہ کو بہت زیادہ سراہا ہے۔ حسان الآمری کے ہاں بھی رسول اعظم اور حبیب اکبرؐ کی عظمت اور بزرگی کا بیان بڑے پر وقار، متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ساتھ تقدیسی انداز میں ملتا ہے۔

امام المرسلیں بدر الدجی تشریف لائے ہیں ‫ سراج السالکین شمس الضحیٰ تشریف لائے ہیں

ہماری رہنمائی پیشوائی کے لئے دیکھو ‫ ہمارے واسطے خیر الوریٰ تشریف لائے ہیں

حضورؐ آپ سے وابستگی ہوئی جب سے ضیائے رحمت عالم میری نظر کو ملی

جب سے لب پر ذکر احمد مجتبےٰؐ آنے لگا روح بل کھانے لگی اور قلب اترانے لگا

جس نے چاہا آپ کو رب نے بھی چاہا ہے اُسے کرتے ہیں اہلِ بصیرت قدردانی آپؐ کی

تلاش کی ہے بہت میں نے بزم امکاں میں کہیں ملی ہی نہیں آپؐ کی مثال مجھے

علامہ ابن خلدون نے ایک جگہ کہا ہے کہ ''انسان جو کچھ بھی دیکھتا ہے......اُس کا تخئیل اس پر سبقت لے جاتا ہے کیوں کہ تخئیل میں وسعت اور کشادگی کی بہت زیادہ گنجائش ہوتی ہے اگر یہی تخئیل نعت محمدیؐ میں جنم لے گا تو نعتیہ شاعری میں بھرپور ندرتیں اور خوبصورت عقیدتوں کے گلاب کھل اٹھیں گے۔ میں یہ بات وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حسان الآمری کی نعتوں میں ابن خلدون کے خیالات کی عکس ریزی کی مثالیں نمایاں طور پر ملتی ہیں۔

کون ہے حساں کہاں رہتا ہے وہ کسؐ کے درپن کا ہے وہ درپن بنا

دل کی کتاب کھول کے دیکھا کیا کرو ہر اک ورق پہ لکھا محمدؐ کا نام ہے

جدھر دیکھو اُدھر ہے احمدؐ مختار کا جلوہ تمہارا ذکر ہی شمع ہدایت ختم مرسل ہے

جناب احمد مرسل کا دیوانہ مرا دل ہے وہ شمع ہر دو عالم ہیں تو پروانہ مرا دل ہے

زمیں سے عرش تلک گونج ہے درودوں کی مری زباں پہ بھی صبح مسا ہے صلِ علیٰ

خدا کی قسم جب تلک ہے خدائی ہیں ہر جزو کُل میں سمائے محمدؐ

جو مظہر عالم ہیں جو مدحتِ عالم ہیں ہے اُسؐ کی کفِ پا کا سرمہ مری نظروں میں

نعت اگر سرور کائناتؐ کے صالح اور پاکیزہ عشق سے معمور ہو کر قرطاس پر اُترے تو اس میں عجیب سرشاری کیفیتوں کا منظر نامہ منصۂ شہود پر آتا ہے اور شاعر حضور اکرمؐ سے اپنے والہانہ عشق کی

سربلندی کے نقوش چھوڑ جاتا ہے اور وہ یادِ سرکار دو عالم کا نمونہ بھی بن جاتا ہے۔

تم ہی وہ ذات اقدس، جس کی تھی ہم کو تلاش
تم ملے قرآں کے سارے ماہ پارے مل گئے

کشتیٔ امید ڈوبی ہے نہ ڈوبے گی کبھی
جب کہ ہجر عشق میں تم سے کنارے مل گئے

جب رسول پاک کے عشاق میں نام آگیا
دیکھنا اپنا ستارہ بر سر بام آگیا

عشق رسول پاک مرے کام آگیا
اب ہاتھ دھو چکا ہوں غم دو جہاں سے میں

جب دل کو انؐ کے قرب کا ہوجائے گا یقیں
پھر انؐ کے آستاں سے نہ اٹھے گی یہ جبیں

وہ لٹ سکے گا نہ ہرگز کسی کے ہاتھوں سے
تمہارے عشق کا مارا تمہاری چاہ میں ہو

جو لگی ہے آگ دل میں عشق کی
یہ تو ہے در اصل فیضانِ رسول

میں کہاں ہوں اور کیا ہوں کچھ خبر میری نہیں
ماورائے عقل ہے عشق محمد مصطفےٰؐ

کیا عجب گر ہم پہنچ جاتے ہیں پل میں شاہ تک
عاشقوں کے درمیاں کب فاصلے درکار ہیں

بس اتنا دیکھ کس شہِ والا کا ہوں غلام
عشق نبیؐ ہی ساتھ لئے جا تو قبر میں

نعت دربار مصطفےٰ میں حاضری دے کر اپنے احساسات نیک جذبات ذوقِ فدائیت اور نور آور عقیدتوں کے ساتھ دستک دینے کا عمل ہے جسے یہ ساعت نصیب ہوتی ہے اس کی زندگی نور علی نور بن جاتی ہے۔

در پہ حاضر ہے یہ نادان رسولِ عربی
خستہ حال اور پریشان رسول عربی

یا محمد مصطفےٰ یا رحمت اللعالمین
کیجئے حسّان پر تم اپنی رحمت کی نظر

عاصی ہیں پُر خطا ہیں کچھ بھی ہیں آپؐ کے ہیں
خالی نہ جائیں گے ہم مولا تمہارے در سے

آپؐ کے در پہ کھڑے ہیں ہم بھکاری یا نبیؐ
سب پہ ہو چشم عنایت اب تمہاری یا نبیؐ

ہم کو تمہارے در کی سکونت نصیب ہو — ہم کاروان عشق کے راہی ہیں یا نبیؐ

حسان نے روح کی گہرائیوں میں ڈوب کر حضور اقدس کے ہجر کے سمندر میں غوطہ لگا کر بیش بہا نعتیں لکھی ہیں۔ کہیں کہیں انہوں نے اپنے مرشد کی ذات وصفات کے روشن پہلوؤں کا بھی احاطہ کیا ہے۔

شیخ کا چہرہ ادھر تو اس طرف روئے حبیب — نور میں ڈوبے ہوئے حسان کے اشعار ہیں

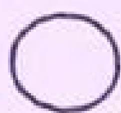
یونہی فیض آمری سے رہیں فیض یاب حساںؔ — یونہی رہبری سدا ہو پیا آمری تمہاری

یونہی ہوتی رہی ہر لمحہ گر انوار کی بارش — بہ فیض آمری حساںؔ کا دامن بھرا ہوگا

سنا صل علیٰ صل علیٰ حساںؔ نے جس دم — کہا آمر پیا ہی آج یہ مسند سجائے ہیں

نعتیہ شاعری کا اولین مقصد روحِ اعظم سے منسوب ہو کر اپنے ذہنی اور قلبی دریچے کھولنا ہے اور اُس کی اوٹ سے آنے والی معطر ہواؤں سے قاری کے احساسات، جذبات اور عقیدتوں کو منور کرنا ہے۔ حسان الآمری کی نعتیں اس زاویہ سے اپنی بھرپور فکری توانائی کے ساتھ عالمِ شہود پر جلوہ فروز ہیں۔ حالانکہ آج حسان ہمارے درمیان نہیں رہے ہیں پھر بھی ان کی قربتوں کی مہک ان کی نعتوں کی وساطت سے ہم تک پہنچ کر ہمارے ذہن ودل کو روحانی مسرت سے ہمکنار کرتی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی مبارک نعتوں کے وسیلے سے اپنی رحمتوں کی پناہ میں ابدی سکون عطا فرمائے۔ آمین!!



ابتدا انتہا ہے بسم اللہ
پڑھ یہ حکم خدا ہے بسم اللہ

سارا قرآں ہے جس میں پوشیدہ
حق کا اک آئینہ ہے بسم اللہ

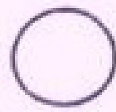
شرح اس کی کسی سے نہ ہو سکی
ایسا اسمِ خدا ہے بسم اللہ

آدمیت کی ہے جِلا اس میں
آدمی کی بقا ہے بسم اللہ

میرے محبوب کی نبوت کا
کیسا اچھا صلہ ہے بسم اللہ

رحمتوں نے بتا یا حسانؔ کو
عاصیوں کی دعا ہے بسم اللہ





اے خدائے برتر و عالی مقام
تیری وحدت کے پلادے ہم کو جام

ہو کرم تیرا تو جاگ اٹھے نصیب
اے حکیم لایزل اے ذوالجلال

اپنی حکمت سے ہمیں کر باکمال
عاصی مطلق ہوں کر مجھ پر نظر

تو بجاہِ نسبتِ خیر البشر
اے خدا کوئی نہیں تیرا شریک

مانگتے ہیں فضل کی ہم تجھ سے ہی بھیک
فضل کرِ اے وحدہٗ لا شریک

اپنی رحمت سے تو کر دے سرفراز
تیرا بندہ ہر کسی سے بے نیاز

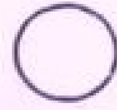
تنگ دستی دور کر ربّ قدیر
تندرستی کر عطا اے دستگیر

کر دعا میری قبول اب اے مجیب
اے خداوندِ دو عالم اے حبیب

واسطہ خواجہ معین الدین کا
بخش دے ساری خطائیں اے خدا

بالیقیں تُو سرورِ کون و مکاں
بخش دے حسّانؔ کو اے مہر باں





خوب آغاز ہوا خوب ہی انجام ہوا
آپ کے نام سے منسوب مرا نام ہوا

رحمتیں رحمتِ عالم کی برستی ہی رہیں
آپ کا ذکرِ جہاں صبح سے تا شام ہوا

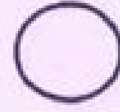
میرے آقا میرے سرکارؐ مدینے والے
آپؐ کے صدقے میں روشن مرا ہر کام ہوا

آپؐ کے روئے حسیں پر ہوئیں قرباں نظریں
جب کہیں جا کے مرے قلب کو آرام ہوا

اس سے بڑھ کر کوئی منصب نہیں ملنے والا
آپؐ کے در پہ غلاموں میں مرا نام ہوا

ہے یہ حسانؔ پہ احسانِ رسولِ عربی
آمری ہو گیا اک روز یہ اکرام ہوا





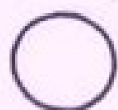
مالکِ مختار کل جب احمدِ مختار ہیں
میری بخشش کے لئے کافی مرے سرکارؐ ہیں

خالقِ ارض و سما اے مالک کون و مکاں
ہو بھی جا ہم پر عیاں ہم طالبِ دیدار ہیں

کیا عجب جو ہم پہنچ جاتے ہیں پل میں شاہ تک
عاشقوں کے درمیاں کب فاصلے درکار ہیں

شیخ کا چہرہ ادھر اُس سمت ہے رُوئے حبیب
نور میں ڈوبے ہوئے حسانؔ کے اشعار ہیں





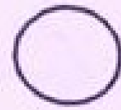
ہم نور کے قریب وہ اپنے قریب ہیں
کتنے بلند و برتر و بالا نصیب ہیں

ان کے کرم سے دولتِ کونین مل گئی
عاصی ہیں پھر بھی دیکھنا کیا خوش نصیب ہیں

خالی کبھی نہ لوٹیں گے اس آستاں سے ہم
ہم آدمی بھی یار و عجیب و غریب ہیں

جن کے دلوں میں عشقِ محمدؐ نہیں رہا
حسانؔ وہی تو سب سے بڑے بدنصیب ہیں





صدقہ آلِ نبیؐ جب سے میّسر ہو گیا
فضلِ ربِّ محتشم سے دل منور ہو گیا

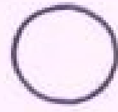
جب کبھی چاہا مجھے دیدارِ سرور ہو گیا
دیکھئے کس اوج پر میرا مقدر ہو گیا

اپنی کملی میں چُھپا لینا دل مہجور کو
اب جہاں والوں میں جینا اُسکا دوبھر ہو گیا

کوئی پل یادِ شہِ ابرار سے خالی نہیں
جب کہیں یہ مشتِ خاکی ماہِ انور ہو گیا

کتنا خوش قسمت ہے اس کو مل گئے آلِ رسولؐ
پہلے اک قطرہ تھا حساؔن اب سمندر ہو گیا





کرم سے آپ کے ایسی ضیا نظر کو ملی
سکون دل کو ملا، تازگی جگر کو ملی

رسولِ پاک ؐ کا جب نام عرش پر دیکھا
نجلت گو یا اُسی دم ابوالبشر کو ملی

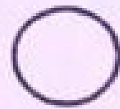
حضور ؐ آپ سے وابستگی ہوئی جب سے
ضیائے شوق برابر مرے سفر کو ملی

میں دستِ شیخ سے دنیا نئی بسا لوں گا
دعائے خیر مجھے ان کی بھر عمر کو ملی

جو اُن کے قدموں پہ سر اپنا رکھ دیا میں نے
تو دو جہان کی عزت ہی مرے سر کو ملی

یہ اُنکی شانِ کریمی کا فیض ہے حسانؔ
حیاتِ جاوداں جو عمرِ مختصر کو ملی





امام المرسلیں بدر الدجیٰ پیدا ہوئے تشریف لائے ہیں
سراج السالکیں شمس الضحیٰ پیدا ہوئے تشریف لائے ہیں

اندھیرے دور ہو جائیں گے اب کفر و جہالت سے
چراغِ بزمِ دیں شمع ھدیٰ پیدا ہوئے تشریف لائے ہیں

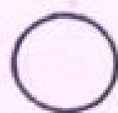
ہماری رہنمائی و پیشوائی کے لئے دیکھو
ہمارے واسطے خیر الوریٰ پیدا ہوئے تشریف لائے ہیں

ہزاروں اصفیا کی اولیاء کی پیچھے آمد تھی
حبیب حق و محبوبِ خدا پیدا ہوئے تشریف لائے ہیں

چراغِ بارگاہِ کبریا عالم میں جل اٹھا
منور پُر ضیاء نور خدا پیدا ہوئے تشریف لائے ہیں

خوشا حسانؔ تیرا مُدعا نعتوں میں کہہ لینا
محمدؐ مصطفےٰ صل علیٰ پیدا ہوئے تشریف لائے ہیں





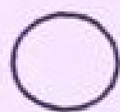
عکسِ نور کر پائی ان کے پیمانے میں ہے
کیا سرور و کیف و مستی دل کے میخانے میں ہے

جانیں کیا کیا حکمت اسرارِ فرقانِ عظیم
راز جو بھی ہم نے پایا ان کے سمجھانے میں ہے

یہ حقیقت میں ہے اسرارِ دو عالم کا امیں
کیفیت عرفانِ حق کی تیرے دیوانے میں ہے

ایسا ہے بہر و پیہ حسانؔ کا بھولا صنم
وہ عیاں بھی اور نہاں بھی دل کے کاشانے میں ہے





خود کو چھپا چھپا کے ہمیں آشنا کیا
آقائے نامدار سے پوچھو کہ کیا کیا

ہم کو اُفق اُفق کی کرن سے ملی ضیا
جب نورِ مصطفےٰ نے ہے جلووں کو وا کیا

ہر پل درِ نیاز پہ جھکنے لگی جبیں
ہر لمحہ دل نے جھوم کے سجدہ ادا کیا

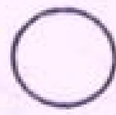
احسانِ نورِ احمدِ مُرسل تو دیکھئے
ہم کو اُنہی کے نور نے جلوہ نما کیا

اس پر نزولِ رحمتِ غفار ہوگئی
جس نے ہے وردِ نامِ شہِ دوسرا کیا

اے ربِ ذوالجلال ترا شکر کیا کروں
تو نے ترے حبیب پہ ہم کو فدا کیا

حساںؔ درِ کریم پہ سر کو جھکا کے دیکھ
اللہ نے اپنے فضل سے کیا کیا عطا کیا

☆☆☆



خاکِ طیبہ کو جو آنکھوں سے لگایا ہم نے
دل کو انوارِ محمدؐ سے سجایا ہم نے

دل کے ہر ذرّے میں اک کعبہ بنایا ہم نے
چار سو نورِ مجسمؐ ہی کو پایا ہم نے

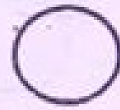
آپ کی خاک کفِ پا ہمیں جس جا بھی ملی
چوما اور چوم کے آنکھوں سے لگایا ہم نے

رب نے لولاک لَما شان میں جن کی ہے کہا
لو اُسی ہستیٔ نوری سے لگایا ہم نے

دیکھتے ہی رہیں تصویرِ رخِ احمدؐ کو
شیشۂ دل کو ہے آئینہ بنایا ہم نے

اُن کی رحمت کا تقاضہ بھی یہی ہے حسانؔ
آپؐ کے در سے جو مانگا ہے وہ پایا ہم نے





فضلِ خدا جو سجدے میں اپنی جبیں گئی
برحق و برملا ہے کہیں سے کہیں گئی

یہ امتحانِ عشق ادھورا نہ ہو کہیں
یہ سوچتے ہی پاؤں تلے سے زمیں گئی

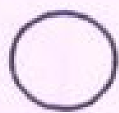
کیا جانئے کہاں ہے مقامِ محمدیؐ
عقل و خرد کی آنکھ وہاں تک نہیں گئی

آئی تھی جس مقام سے عشقِ نبیؐ لئے
بعدِ وصال روح ہماری وہیں گئی

ہر ذرّۂ حیات میں پائی تری نمود
تیرے سوا نگاہ کسی پر نہیں گئی

حسّاںؔ تو حالِ زار سنا ہر مقام سے
یہ شک نہ کر کہ بات نبیؐ تک نہیں گئی





میرے سامنے ہو جمالِ محمدؐ
رہے یوں ہی رقصاں خیالِ محمدؐ

ہر اک پل مرا دے گا اس کی شہادت
میں ہوں مدح خوانِ جمالِ محمدؐ

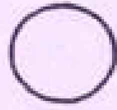
نہ یوں زہد و تقوے پہ اِترانا زاہد
ہیں یہ سارے ادنیٰ کمالِ محمدؐ

دو عالم کو پستی کا احساس ہوگا
میں صدقے ترے خد وخالِ محمدؐ

کہا میرے مرشد نے سرگوشیوں میں
تو ہو ان کا بس جو ہیں آلِ محمدؐ

خیالِ محمدؐ عبادت ہے حسانؔ
تو ہر پل کئے جا خیالِ محمدؐ





ملی ہے دولتِ عظمیٰ تمہارے آنے سے
حضور آکے نہ جاؤ غریب خانے سے

یہ میری ذات تو نقص و زوال ہو جاتی
ملی ہے خیر و بقا آپؐ میں سمانے سے

تجلیاتِ الٰہی ہیں آج محفل میں
جلالِ روئے محمدؐ کے جگمگانے سے

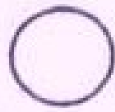
اُدھر سوال تھے لاکھوں اِدھر تھا عشقِ نبیؐ
کہا خدا نے کہ پوچھو نہ کچھ دیوانے سے

چراغ سیکڑوں جلتے ہیں آستاں پہ ترے
جلا دے دل بھی مرا تیرے آستانے سے

فضیلتوں میں ہے افضل ترین وصلِ رسولؐ
یہ شئے ملی ہے مجھے نور کے گھرانے سے

ہے یہ بھی فضلِ خدا اور کیا کہوں حسانؔ
دیوانہ کہتی ہے دنیا تجھے زمانے سے

☆☆☆



در پہ حاضر ہے یہ نادان رسولِ عربی
خستہ حال اور پریشان رسولِ عربی

شوقِ دیدار لئے آپ کے در پر آیا
یہ بھی ہے آپ کا احسان رسولِ عربی

یہ تمنا ہے کہ بس روضے کی جالی کے قریب
شوق سے نکلے مری جان رسولِ عربی

کہیں احکام و قصص اور کہیں اسرار و رموز
سارا قرآن ترا فرمان رسولِ عربی

دانش و عقل کا یکبارگی ٹوٹا ہے غرور
جب ہوا آپ کا عرفان رسولِ عربی

قافلہ نور سے معمور ہے کیا بات ہے یہ
ہے کوئی آپ کا مہمان رسولِ عربی

میرے صاحب نے یہ سرکارِ دو عالم سے کہا
میرے حساں پہ ہو فیضانِ رسولِ عربی

☆☆☆



کٹتی ہے زندگی مری اس طرح صبح شام
رہتا ہے بس زباں پہ شہِ دوسرا کا نام

مجھکو نہ دیکھ اور میری اوقات کو نہ دیکھ
دیکھ بس اتنا دیکھ کس شہِ والا کو ہوں غلام

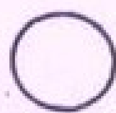
عشقِ رسولؐ ساتھ ہی لیکر لحد میں جا
منکر نکیر بڑھ کے کریں تیرا احترام

کونین بھی ملے تو کہوں کچھ نہیں ملا
تم مل گئے تو دل کی تمنا ہوئی تمام

جاؤں مدینہ اور میں سرکار سے ملوں
یا رب کسی بہانے میرا کر دے انتظام

حساؔن مقامِ رب کو سمجھنا نہیں محال
مشکل بہت ہے سمجھیں شہِ دین کا مقام





دل بنا میرا تمہارے دل میں آ جانے کے بعد
رفعتیں ہونے لگیں دل کی تمہیں پانے کے بعد

بزمِ عرفاں میں ہے پھیلی نورِ احمدؐ کی ضیا
سیکڑوں شمعیں جلیں اک شمع جل جانے کے بعد

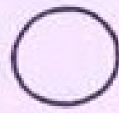
بارگاہِ مصطفےٰؐ ہے مانگ پوری کر تری
خالی کوئی کب گیا دامن کو پھیلانے کے بعد

روز و شب بڑھتی رہی ہے میرے دل کی بے کلی
آپ کو پانے سے پہلے آپ کو پانے کے بعد

دامنِ امید پھیلانا بھی اک دستور ہے
کون چاہے ہے کوئی احمدؐ کے مل جانے کے بعد

شوق سے حسانؔ راہِ حق پہ قربان ہو گیا
تیرا تجھ میں کچھ رہا کیا خود کے مٹ جانے کے بعد





نہیں دیکھا ان آنکھوں نے ابھی تک آپؐ سا کوئی
ملے گا حشر تک ہر گز نہ ایسا دلربا کوئی

ہم اُن کے روضۂ اقدس پہ پہنچے جس گھڑی اے دل
دو عالم سامنے تھے پر نہ تھا ان کے سوا کوئی

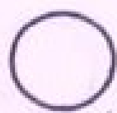
کھڑا ہے ایک بیمار محبت آستانے پر
اُسے پہنچا دے اب سرکارؐ تک بہر خدا کوئی

میں عرضی پیش کرتا گر چہ کچھ قابل اگر ہوتا
مرے سرکارؐ تک پہنچا دے میری التجا کوئی

چلو ہم اُس کے ہاتھوں کو ذرا سا چوم کر آئیں
ابھی لوٹا ہے طیبہ سے غلامِ مصطفےٰؐ کوئی

اگر حسانؔ کا دامن تر ہوا بھی تو ہوا کیا ہے
وہ پھیلاتا رہا دامن تو تر کرتا رہا کوئی

☆☆☆



وہ پاس ہی رہتے ہیں اپنے تب اپنا گذارا ہوتا ہے
ہم خود کی نفی کر لیتے ہیں جب اُن کا نظارا ہوتا ہے

ملتا ہے جو راہِ طیبہ میں وہ خارِ گلِ تر سے بڑھکر
یہ رنج ہوا ہے راحت زا جب ساتھ تمہارا ہوتا ہے

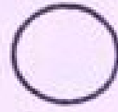
دنیا کی نہ پروا کر اے دل بس عشقِ نبیؐ ہی کا دم بھر
جب سارے سہارے ٹوٹتے ہیں جب اُن کا سہارا ہوتا ہے

آتی ہیں صدائیں کانوں میں سرکارؐ کی آمد کی جب جب
کیا کس سے کہیں بندہ پرور کیا حال ہمارا ہوتا ہے

اک کیف کا عالم ہوتا ہے کچھ ہوش نہیں رہتا ہمکو
سرکارؐ کی آمد پر واللہ یہ حال ہمارا ہوتا ہے

دامانِ محمدؐ تھام لیا پھر فکر ہے کس شئے کی حسانؔ
جو اُنؐ کا سہارا پاتا ہے اللہ کا پیارا ہوتا ہے

☆☆☆



قسمت سے کُھلا ہے باب کرم ساحل پہ سفینہ آیا ہے
آ چل کے بنا لیں بخت اپنا، اے یار مدینہ آیا ہے

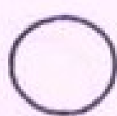
ہم رحمتِ حق کے سائے میں دم بھر کے لئے جو آ بیٹھے
تقدیر کو جینا آیا ہے موسم کو پسینہ آیا ہے

دل صدقے مدینے والے پر قسمت کے دھنی متوالے پر
ہوتی ہے جہاں جب نظر کرم رندوں کو بھی پینا آیا ہے

سرکارِ دو عالمؐ سے جا کر روداد ہماری کہہ دینا
کہہ دینا کہ کوئی خستہ جگر بھارت سے مدینہ آیا ہے

دل ایک نگینہ ہے اس کا جس دل میں محمدؐ ہوں گے سدا
حسان بھی اب دل میں لیکر ایک ایسا نگینہ آیا ہے





لب پر جب نامِ محمدؐ آنے لگا
روح بل کھانے لگی اور قلب اترانے لگا

کیا کہوں ایسی حلاوت اسمِ احمدؐ میں ہے کچھ
جب کہیں سارا جہاں گُن آپؐ کے گانے لگا

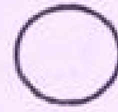
کر دیا اُنؐ کے حوالے خود ہی ہم نے جان و دل
زندگی کا لُطف جینے کا مزا آنے لگا

کیا بتائیں کیا دلِ مضطر پہ گذری روز و شب
جاگتے سوتے خیالِ مصطفیٰؐ آنے لگا

خاک پائے مصطفیٰؐ اکسیر ہی اکسیر ہے
جن کی آنکھوں میں لگی وہ سب پہ ہے چھانے لگا







نظروں میں سما آکر اے جلوۂ جانانہ
صدیوں سے ہے یقیناً ہے، یہ دل ترا دیوانہ

ہم خوبیٔ قسمت سے ہیں آپؐ کے دیوانے
اب حشر تلک رکھئے دیوانے کو دیوانہ

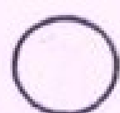
جب ساقیٔ کوثر سے دو بوند کی خواہش کی
نظروں سے پلا ڈالا میخانے کا میخانہ

لَو شمعِ رسالتؐ کی تا حشر رہے دل میں
تا حشر ہم اپنا دل دیتے رہیں نذرانہ

نسبت پہ تمہاری ہم نازاں ہیں میرے آقاؐ
تم ایک حقیقت ہو، ہر چیز ہے افسانہ

کیا وقت کی جرأت ہے جو اس کی طرف دیکھے
حساؔن کا دل تو ہے سرکارؐ کا کاشانہ

☆☆☆



مری حیات ہے یادِ نبیؐ منا نے کو
جلا دے اور بھی یا رب میرے فسا نے کو

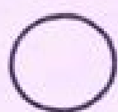
میں اُن پہ نازاں ہوں جن پر کرے ہے نازِ خدا
سنا دو مژدۂ جاں آفریں زمانے کو

میں جنؐ پہ صد قے ہوا جا رہا ہوں شام وسحر
وہ آ گئے ہیں مقدر مرا بنانے کو

سوائے عشق شہِ دوسرا کے اب اے دل
نہیں ہے کام کوئی دوسرا دیوانے کو

چلا ہے جا نب بابِ کریم اب حسانؔ
حضورؐ وا لا سے رودادِ دل سنا نے کو





ملے جب سے سرورؐ دو جہاں مجھے چین اور قرار ہے
ہے عروج موسمِ گل ابھی مرا، دل بھی صحنِ بہار ہے

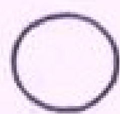
کبھی ان کی یاد میں غرق ہوں، کبھی اپنے حال سے بے خبر
کبھی اُن کو دیکھتا رہ گیا، میرے دل میں اُن کی پکار ہے

میرے ساقیا نے بنا دیا، میرے دل میں ہی میرا میکدہ
میں نشے سے چور ہوں ہر گھڑی کہ مرے وجود میں یار ہے

میری زندگی ہے حبیبؐ سے میرے رنگ بھی ہیں عجیب سے
یہ ملا ہے مجھ کو نصیب سے بس اسی سے دل پہ نکھار ہے

سدا عشقِ احمدؐ و آل کے، نہیں پاس کچھ جو کروں میں نذر
یہ کہوں میں حسانؔ حضورؐ سے میری جان تم پہ نثار ہے





دل دل سے مانگتا ہے سہارا رسولؐ کا
خالی نہ لوٹا چاہنے والا رسولؐ کا

رہ رہ کے یاد آتی ہے پیارے رسولؐ کی
یارب دکھا دے گنبدِ خضرا رسولؐ کا

ہم رحمتوں کے سائے میں رہتے ہیں ہر گھڑی
دیکھو کرم ہے فضل ہے کیسا رسولؐ کا

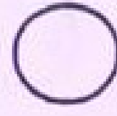
بے فکر کٹ رہی ہے میرے دوست زندگی
جب سے ملا ہے دل کو سہارا رسولؐ کا

کیا آن بان شان ہے خلقِ عظیم کی
منشائے حق عین ہے منشا رسولؐ کا

کیا مانگوں کیا نہ مانگوں میں سرکارؐ سے مرے
ہر لمحہ سوچتا رہا شیدا رسولؐ کا

ایک ایک گام ذوقِ عقیدت سے طے ہوا
جاری رہا زباںؔ پہ وظیفہ رسولؐ کا

جب جب بھی آپ مرقدِ حسانؔ پہ آیئے
دیجئے دعائے خیر سے تحفہ رسولؐ کا



سیکڑوں ہیں حسن والے میرا دلبر ہے کوئی
میرا مولا میرا رہبر میرا سرورؑ ہے کوئی

آج بھی آلِ محمد مصطفیٰؐ ہیں جلوہ گر
ہے کوئی شبّیر و شبر اور حیدر ہے کوئی

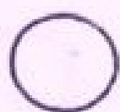
جا کوئی جا کر ستاروں کے جہاں سے ڈھونڈھ لا
میرے ہادی سے بھی بڑھ کر ماہ واختر ہے کوئی

کس کو ہم بتلائیں اپنا زخمِ دل داغِ جگر
جب سوائے آپ کے ساتھی نہ ہمسر ہے کوئی

خواجۂ عالم کے روضے پر یہ جا کہنا صبا
نیم بسمل نا گہاں آقاؐ کے در پر ہے کوئی

جاتے جاتے وقت نے حسانؔ کو آواز دی
دیکھ ناداں ہم سے افضل ہم سے بہتر ہے کوئی





حسنِ جاناں نہ ہو گیا ظاہر رونقیں آ گئیں بہاروں میں
ہم نے دیکھا ہے نورِ عین کو ہی چاند سورج میں اور ستاروں میں

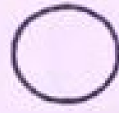
اک غمِ مصطفیٰؐ کو اپنایا سارے غم ہم سے دور ہونے لگے
ہر تمنائے دل ہوئی پوری اب کہاں ہم ہیں غم کے ماروں میں

رازِ عقبیٰ کا ہم پہ کھلنے لگا فکرِ عقبیٰ سے دور ہونے لگے
ہے یہی آرزوئے دل اپنی ہم رہیں آپؐ کے سہاروں میں

کہتی ہے ہم سے گنبدِ خضرا بخت آور ذرا قریب تو
بگڑیاں سب کی بنتی رہتی ہیں میرے سرکارؐ کے اشاروں میں

جلوہ افروز یوں ہیں شاہِ اممؐ جیسے ہو کوئی ماہِ چادر ہم
لے کے حسانؔ ہاتھ میں پرچم کھو بھی جاتو انہیں نظاروں میں





میری زندگی کا ہر پل، ہے تم ہی سے آشکار
ہو تمہی مرا مقدر، ہو تم ہی مرا سہارا

مرے رحمتِ دو عالم ذرا آپ ہی خبر لو
سوا آپؐ کے خدارا کوئی اب نہیں ہمارا

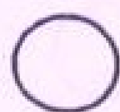
ترے دو جہاں بھی لے لے مری آن بان لے لے
سوا عشقِ مصطفیؐ کے ترا ہر ستم گوارا

ہے رسولِؐ ہاشمی سے میرے قلب و جاں کو نسبت
ہے عروج پر انہیں سے مرے وقت کا ستارا

مجھے غرق کردے یارب یوں ہی عشقِ احمدیؐ میں
میرے عشقِ با صفا کو نہ ملے کبھی کنارا

یہ عجیب فلسفہ ہے، یہ عجیب ڈھنگ حسانؔ
جسے زندگی تھی پیاری اُسے زندگی نے مارا

☆☆☆



عشقِ احمدؐ کا صلہ ملتا رہا یوں عمر بھر
پُر ضیا ہیں راستے روشن ہوئے قلب و نظر

کر چکے تصدق ہم، ہیں آپ ہی نافع وضار
بجلیاں گرتی ہیں گرنے دو نشیمن پر اگر

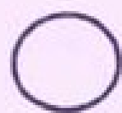
ہم ہیں سالک اپنا مسلک پر قضا راضی رضا
آپ جو چاہیں کریں ہے اپنا قصہ مختصر

مالکِ کون و مکاں اے حامی بیچارگاں
اپنے عاصی کی بھی لو بہر خدا کچھ تو خبر

دشمنانِ دین کو بھی ملتی ہے تیرے در سے بھیک
ہم تو عاشق ہیں ترے اپنے لئے نہ دیر کر

یا محمد مصطفیٰؐ یا رحمۃ اللعالمیں
کیجئے حسانؔ پر آپ اپنی رحمت کی نظر





آپؐ نے اپنا بنایا مہربانی آپؐ کی
حشر تک باقی رہے اب یہ نشانی آپؐ کی

آپؐ ہی کا بول بالا دونوں عالم میں شہا
آپؐ سے زندہ ہیں ہم یہ زندگانی آپؐ کی

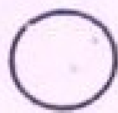
اے امام الانبیاء اے شافعِ روزِ جزا
ہم پہ ہر آں ہر گھڑی ہو پاسبانی آپؐ کی

ہم تمہاری یاس میں آنسو بہائیں کیا مجال
آنسوؤں کی بے روانی مہربانی آپؐ کی

جس نے چاہا آپ کو رب نے بھی چاہا اُسے
کرتے ہیں اہلِ بصیرت قدردانی آپؐ کی

آپؐ ہی کی کیف اور مستی میں ہے حساںؔ مگن
ہر مسرت آپؐ کی ہر شادمانی آپؐ کی





بھارت ہے نام جس کا ہم آئے ہیں ادھر سے
مولا ادھر بھی دیکھو رحمت بھری نظر سے

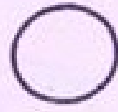
عاصی ہیں پُر خطا ہیں کچھ بھی ہیں آپؐ کے ہیں
خالی نہ جائیں گے ہم مولا تمہارے در سے

ہو تم ہی وجہِ عالم ، تم ہی تو جُز و کل ہو
دامن ہمارا ابھر دو آقاؐ گُل و ثمر سے

ہم ہیں تمہارے عاشق تم ہو حبیب اپنے
ہم چاہتے ہیں مولا تم کو دل و جگر سے

یہ فضل آپؐ کا ہے بے خود ہے آج حسانؔ
یہ بے خودی کا سودا اترے نہ اس کے سر سے





جب تم ہو ساتھ ساتھ سہارا دئے ہوئے
ہم ہیں شراب عشق و عقیدت پئے ہوئے

بزمِ خیال میں نہ ہو اب غیر کا گذر
بیٹھے ہیں ہم کسی کا نظارا کئے ہوئے

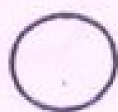
مرضی پہ ان کی مٹ کے دکھانا ہے اب ہمیں
بس اس لئے ہیں آج بھی ہم لب سئے ہوئے

ان کے کرم سے ہم نے ادا کی نمازِ عشق
ہم جن کی ہر ادا پہ ہیں سجدے کئے ہوئے

ان کے مٹائے ہی سے مٹی ہے میری خودی
بیٹھے ہیں وہ جو شمع ہدایت لئے ہوئے

حیرت کی بات، موت کے سوداگروں کے بیچ
حسانؔ فضلِ رب سے ابھی تک جئے ہوئے

☆☆☆



مجھ کو پہنچا دے خدا احمدِ مختارؐ کے پاس
میرے مولا میرے آقا میرے سرکارؐ کے پاس

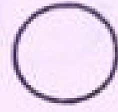
روتے روتے ہی کٹی ہجر میں یہ عمرِ رواں
صرف آنسو کے سوا، کیا ہے گنہگار کے پاس

فرقتِ احمدِؐ مرسل میں تڑپتا ہے جگر
کوئی پہنچا دے مجھے اب میرے سرکارؐ کے پاس

آستاں پر ترے بس روح نکل جائے مری
کچھ نہیں اور طلب طالبِ دیدار کے پاس

التجا ہے یہی حسانؔ کی مولا تم سے
پیش کردو میری عرضی شہِ ابرار کے پاس





دل مطمئن نہ ہو سکا تم سے ملے بغیر
ذکر جناب احمدؐ مرسل سنے بغیر

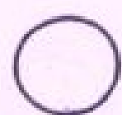
ہم میکدے کو آہی گئے رند کی طرح
پھر کیا اٹھیں گے بادۂ عرفاں پیے بغیر

مدت سے آرزو تھی طوافِ حرم کروں
کیسے چلوں میں چاکِ گریباں سیے بغیر

دل کے مکین تم ہو مکاں تم زماں بھی تم
میں کیسے جی سکوں گا تمہیں دل دیے بغیر

حسانؔ اسی فراق میں جاگا تمام رات
کیسے ہو صبح نعتِ محمدؐ لکھے بغیر





مری ہر خوشی تمہاری، مری زندگی تمہاری
تمہیں آشنا بتا کر، کروں بندگی تمہاری

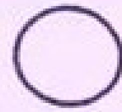
یہ عجیب کشمکش ہے یہ عجیب کیف و مستی
مرے دل نے جب سے کی ہے پیا بندگی تمہاری

مرے دل کے راستے کو کیا تم نے نورِ جنت
یہ نوازشیں تمہاری، یہی رہبری تمہاری

میں نظر ملا ملا کر جو نظر سے پی رہا ہوں
وہ نظر ہے میرا گہنا، جو نظر ملی تمہاری

یوں ہی فیض آمری سے رہیں فیض یاب حسّانؔ
یوں ہی رہبری سدا ہو پیا آمری تمہاری





ترے عشق میں مرنے والوں کی ہر لمحہ قیامت ہوتی ہے
مر مر کے جیئے جاتے ہیں مگر مرنے کی حاجت ہوتی ہے

جب نامِ محمدؐ آتا ہے تب اپنی یہ حالت ہوتی ہے
بس ایک ہی سجدے میں پوری تکمیلِ عبادت ہوتی ہے

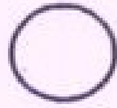
جس دل میں رسولِ اکرمؐ کی حد درجہ محبت ہوتی ہے
وہ صاحبِ ثروت ہوتا ہے دو جگ میں فضیلت ہوتی ہے

سر اپنا جھکا لیتے ہیں ہم نظروں کو بچھا دیتے ہیں
تب گنبدِ خضرا کی ہم کو گھر بیٹھے زیارت ہوتی ہے

بڑھتا ہی رہا بڑھتا ہی گیا یہ میرا جنونِ عشق سدا
ہر لمحہ مجھے مُرشد سے مرے حاصل جو سعادت ہوتی ہے

اک نامِ محمدؐ لے کر محفل کو چراغاں کر دینا
اس نامِ مبارک سے حسانؔ روشن تری قسمت ہوتی ہے

☆☆☆



تمہارے عشق نے جب کر دیا نہال مجھے
پھر اب کے آئے ہی کیوں غیر کا خیال مجھے

تلاش کی ہے بہت میں نے بزمِ امکاں میں
کہیں ملی ہی نہیں آپؐ کی مثال مجھے

ہزاروں سجدوں کا اک سجدہ میں نے کر ڈالا
نگاہ میں جو سمایا ترا جمال مجھے

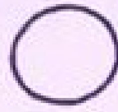
ہر اک سوال کا اُن سے جواب ملتا ہے
ہر اک جواب سے ملتا ہے اک سوال مجھے

ہزار بار جہاں نے مجھے کیا پامال
کرم ہے ان کا جو رکھا ہے لا زوال مجھے

جلوں میں عشقِ نبیؐ میں میری بساط ہی کیا
جلا رہا ہے کوئی صاحبِ کمال مجھے

اے کاش بھول بھی جائے جہاں تجھے حسانؔ
ازل سے تا بہ ابد ہے ترا خیال مجھے

☆☆☆



محمد مصطفیٰؐ عرشِ بریں پر جب لکھا ہو گا
اور آدم نے یقیناً اس عبارت کو پڑھا ہو گا

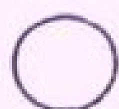
نگاہوں میں قدِ رعنا کا جب جلوہ بسا ہو گا
زباں پر مصطفیٰؐ یا مصطفیٰؐ یا مصطفیٰؐ ہو گا

نہ دنیا ہی اُسے حاصل نہ دیں میں وہ ہوا کامل
محبو جب تلک دل میں نہ حُبِ مصطفیٰؐ ہو گا

تصور میں کسی کے کیف و مستی کا یہ عالم ہے
مجسم ہو کے آجائے تو دل کا حال کیا ہو گا

یوں ہی ہوتی رہی ہر لمحہ گر انوار کی بارش
بہ فیضِ آمری حسانؔ کا دامن بھرا ہو گا





یہ قلب و روح تصدق ہیں ان کے قدموں پر
یہ مُدعا ہے کہ چھُوٹے کبھی نہ ان کا در

زمانہ ساز کے صدقے کہ دل کی دنیا کا
عجیب حال عجب رنگ ہے عجب منظر

کبھی کبھی ترے اقوال نے جھنجوڑ دیا
کبھی کبھی نہ رہی حال ہی کی ہم کو خبر

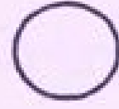
یہ سوچتا ہوں کہ اب دل کی بات کس سے کہوں
بس اس خیال کے آتے ہی آپ آئے نظر

ترے خزانۂ قدرت میں کچھ کمی تو نہ تھی
وہ اُس سے بڑھ نہ سکا جتنی اس کی تھی چادر

ترے کرم نے نوازا ہے اس قدر ہم کو
ہیں اپنے تابعِ فرمان تیرے بحر و بر

تری پناہ میں جب آگیا ترا حسانؔ
ملی ہے سہل سے اُس کو سکوں کی راہ گذر

☆☆☆



آپؐ کے در پہ کھڑے ہیں ہم بھکاری یا نبیؐ
سب پہ ہو چشمِ عنایت اب تمہاری یا نبیؐ

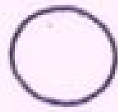
ایک ہم ہی ہیں کہاں سارا جہاں ہے فیض یاب
ہے خدائی آپؐ کی ساری کی ساری یا نبیؐ

تم سا داتا تم سا مولا تم سا آقا ہے کہاں
بندہ پرور آپؐ کے ہم ہیں پجاری یا نبیؐ

خود سے ہم بنتے کہاں ہیں جز بگڑنے کے سوا
حق تو یہ ہے زندگی تم نے سنواری یا نبیؐ

جن کے ہم ہیں اُن سے نسبت ہو قوی اے کردگار
کہہ کے حسّاںؔ نے شبِ فرقت گذاری یا نبیؐ





اب مدینے کی گلیوں کا نقشہ خود بخود کھینچ کے ہے پاس آئے
شیشۂ دل میں جب دیکھتا ہوں میرے آقاؐ ہیں دل میں سمائے

میری مستی کا ہے اب یہ عالم، جام پر جام پیتا رہا ہوں
میرا ساقی بھی ہے کیا نرالا، خود ہی نظروں سے بھر بھر پلائے

وجد میں جب بھی آتا ہے ساغر، میکدہ جھوم اٹھتا ہے اکثر
رقص کرتے ہیں پھر رند ایسے، آپ رحمت سے جیسے نہائے

آپ کا در ہو اور میرا سر ہو، مجھ پہ آقاؐ تمہاری نظر ہو
سب نے لوٹے مزے قرب کے بھی، آپؐ جب میرے نزدیک آئے

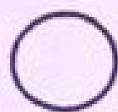
دھڑکنیں دیکھتی ہیں اچک کر وقت بھی جیسے تھم گیا ہے
آگئے ہیں میرے سب کے دلا اب ہم تھے راہوں میں نظریں بچھائے

قلب باغِ اِرم بن گیا ہے، یعنی بیت الحرم بن گیا ہے
سجدہ اس میں ملک کر رہے ہیں، نورِ احمدؐ کی شمعیں جلائے

یہ حبیبِ خداؐ کی ہے محفل، خاتم الانبیاء کی ہے محفل
با ادب با وضو آیئے گا، میرے آقاؐ ہیں تشریف لائے

نورِ احمد کا جلوہ ہے ہر سُو، تجھ میں حسانؔ بتا کیا ہے رکھا
ھٰذا من فضلِ ربّی ہے سب کچھ، چل اسی دُھن میں تو گنگنائے

☆☆☆



جدھر دیکھو ادھر سے احمدِ مختارؐ کا جلوہ
درخشاں ذرے ذرے سے ہے میرے یار کا جلوہ

میرے قلب ونظر کی ہے تمنا ان دنوں یارب
میری نس نس میں بس جائے مرے سرکارؐ کا جلوہ

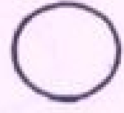
غمِ دوراں ستاتا ہے غمِ عصیاں رُلاتا ہے
کھٹکتا ہے میری آنکھوں میں اب سنسار کا جلوہ

چلا ہوں جانبِ طیبہ یہی ایک آرزو لیکر
زہے قسمت نظر آئے شہِ ابرارؐ کا جلوہ

جو شیدائے محمدؐ ہے اُسی پر ظلِّ سبحانی
کوئی دل دے کر پھر دیکھے میرے دلدارؐ کا جلوہ

یہی ہے التجا حسانؔ آمر پیا جی سے
یوں ہی ہوتا رہے ہر روز وشب انوارؐ کا جلوہ





تمہارے در سے ہی اب لَو لگائے بیٹھا ہوں
میں اپنی چادرِ مقصد بچھائے بیٹھا ہوں

تمہارے نام کا چرچا ہے دونوں عالم میں
وہ نام نامی ہی اب گنگنائے بیٹھا ہوں

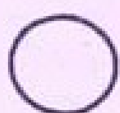
سنا ہے آپؐ سے میرا نہیں ہے مجھ میں کچھ
بس اس خیال سے خود کو مٹائے بیٹھا ہوں

تمہاری ذات ہی وجہ سکونِ قلب و جگر
تمہارے نام سے دنیا بسائے بیٹھا ہوں

زہے نصیب میری بزم میں وہ آ ہی گئے
میں جن کی شمع عقیدت جلائے بیٹھا ہوں

کلیم بھی ہے مجھی میں کلام بھی مجھ میں
دل و دماغ کو حسانؔ بنائے بیٹھا ہوں





تمہاری یاد ہے میں ہوں میرا کاشانۂ دل ہے
تمہارے حسن کی رعنائیوں سے رنگِ محفل ہے

تری ذات و صفاتِ کلمہ کی جب ہوئی پہچان
سمجھ بیٹھا یہی راہِ وفا میں میری منزل ہے

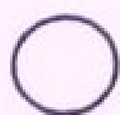
مدینے کے نظارے دیکھتا ہوں ہند میں یارب
زہے تقدیر میرے رو برو وہ ماہِ کامل ہے

تمہارے ذکر ہی سے ہے منور جلوہ گاہِ دل
تمہارا ذکر ہی شمعِ ہدایت ختمِ مرسل ہے

ہوئی اللہ کی پہچان تجھ سے ساری دنیا میں
تجھی سے آگہی رب کی، تُو ہی عرفاں کی منزل ہے

سنا صلِ علیٰ صلِ علیٰ حسانؔ نے جس دم
کہا آمر پیا ہی آج اس مسند کے قابل ہے

☆☆☆



روز و شب ہو ترا دیدار مدینے والے
تجھ پہ ہوتا رہوں بلہار مدینے والے

نام لیوا ہوں ترا کچھ تو خبر لے میری
جائے کس جا یہ گنہگار مدینے والے

کوئی مشکل نہیں تجھ کو میری مشکل حل کر
بڑی مشکل میں ہوں سرکار مدینے والے

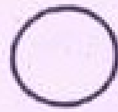
غم سبھی دور ہوں پر ایک ترے غم کے سوا
غم سے کردے ترے سرشار مدینے والے

دستہ بستہ ہیں کھڑے شاہ و گدا ترے حضور
اللہ اللہ ترا دربار مدینے والے

تم میرے دل میں رہو شمع فروزاں کی طرح
دل رہے تم سے ضیا بار مدینے والے

لاش حساںؔ کی ٹھکانے پر لگا دے کوئی
بخشنے آتے ہیں سرکار مدینے والے

☆☆☆



یارب ترے حبیب کی الفت نصیب ہو
اور بعدہٗ نہ کوئی بھی حاجت نصیب ہو

اب کے سوائے حُبِّ نبیؐ کچھ نہ چاہیے
اس بے نواکو ایسی سعادت نصیب ہو

بن کر رہوں میں حشر تلک آپؐ کا غلام
تا حشر میرے آقاؐ کی چاہت نصیب ہو

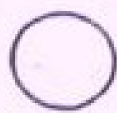
ہم کاروانِ عشق کے راہی ہیں یا نبیؐ
ہم کوتمہارے در کی سکونت نصیب ہو

کرنے کو مغفرت میری سرکارؐ آئیں گے
سرکارؐ ہی کے ہاتھوں شفاعت نصیب ہو

یارب مجھے غبارِ مدینہ بنا تو دے
تا کہ طوافِ گنبدِ حضرت نصیب ہو

دونوں جہاں میں اب ترے حساںؔ کواے خدا
سرکارِ دو جہاں کی محبت نصیب ہو

☆☆☆



تیرے در پہ آؤں تمنا ہے میری
اور اپنی سناؤں تمنا ہے میری

بشوق زیارت جو روضے پہ جاؤں
تو واپس نہ آؤں تمنا ہے میری

مدینے کی گلیاں مدینے کا منظر
نظر میں سماؤں تمنا ہے میری

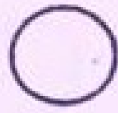
ملے خاک پا مجھ کو آلِ نبیؐ کی
میں سرمہ بناؤں تمنا ہے میری

تصوف کی بارش سے دل کے چمن میں
نئے گل کھلاؤں تمنا ہے میری

ہر اک اپنی اپنی کہے روز محشر
میں نعتیں سناؤں تمنا ہے میری

خدا یا یہ کہتا ہے حسانؔ ہر پل
مدینے کو جاؤں تمنا ہے میری

☆☆☆



آئینۂ خودی کو کیا ہم نے چور چور
ہیں آپؐ ہی کی ہم کو طلب ہے میرے حضورؐ

خاکی ہوں خاک میرا لبادہ ہے کیا کہوں
ہوں خوش نصیب مجھ سے ہوا نور کا ظہور

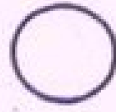
شمس و قمر ستاروں سے کھیلا کئے ہیں آپؐ
گہوارۂ جہاں میں فقط آپؐ با شعور

محوِ خیال سیدِؐ والا ہوں ہر گھڑی
ملتا ہے ایسے شغل میں مجھ کو بڑا سرور

اب بھیجتا ہے آپؐ پہ صلوٰۃ اور سلام
میں آپؐ کا غلام ہوں اس کا مجھے غرور

حُسن و حیات مانگ حسانؔ بعد میں
نوری سے پہلے مانگ لے تو زندگی کا نور





ہم پہ ہوا ہے فضلِ خدائے عظیم کا
میں امتی ازل سے رسولِ کریمؐ کا

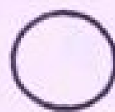
ادنیٰ سے ہر غلام کو آقا بنا دیا
اک معجزہ ہے یہ تری شانِ کریم کا

جس نے بھی صدقِ دل سے پکارا ہے یارسولؐ
دریا ہی بہہ گیا ترے فیضِ عظیم کا

عشقِ نبیؐ کی بھیک سے جو ہو گا سرفراز
اس پر کھلے کا راز محمدؐ کے میم کا

حسانؔ پہ بند ہو بھی گئے سارے در تو کیا
وہ بس امیدوار ہے بابِ کریم کا





ہم اُن کی یادوں سے محفل جو ہیں سجائے ہوئے
خوشا کہ جن و ملک بھی یہاں پہ آئے ہوئے

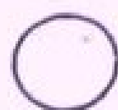
مدینہ آؤں یہ ارماں ہے یا رسول اللہؐ
مگر یہ کیسے ہو بن آپؐ کے بلائے ہوئے

سوال ہو گا اگر قبر میں تو یہ کہنا
ہم اپنے ساتھ ہیں عشقِ رسولؐ لائے ہوئے

تلاشِ حق کے برابر ہے جستجوئے رسولؐ
خدا کو پائے ہیں جو ہیں نبی کو پائے ہوئے

کرم ہوا درِ اقدس سے اس پہ کیا کہنا
کھڑے ہوئے تھے جو حسانؔ بھی لو لگائے ہوئے





عشقِ احمدؐ میں شام ڈھل جائے
دن کا سورج نکل نہیں پائے

کلمہ لاالٰہ کی ہر دم
دلِ مجروح سے صدا آئے

کروٹیں لے رہی تھی یادِ رسولؐ
دل کو آیا سکوں جو آپؐ آئے

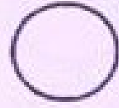
ہے امر زندگی کا ہر لمحہ
موت سے پہلے کوئی مر جائے

پہلوئے دل میں پھوٹتی ہے امنگ
جب بھی سرکارؐ جلوہ فرمائے

دل کا عالم عجیب سا عالم
دل پہ رحمت کے چھائے ہیں سائے

دیکھتے دیکھتے رخِ جاناں
نبضِ حسانؔ کی ٹھہر جائے





لگائے رہتا ہوں سینے سے یادہائے رسولؐ
لبھاتی رہتی ہے دل کو مرے خدائے رسولؐ

ہے ذرّہ ذرّہ بنا دل کا آج شعلۂ طور
ہوئے ہیں پیشِ نظر جب سے جلوہ ہائے رسولؐ

چلا ہوں جانبِ طیبہ اسی تمنا میں
ملے جو رکھ لوں گا آنکھوں میں خاک پائے رسولؐ

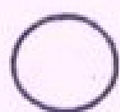
بٹھا کے تار نفس میں صدائے صلِّ علیٰ
چلا ہوں جانب منزل جو یاد آئے رسولؐ

جو دیکھا حالِ زبوں میرا تو رہا نہ گیا
میری مدد کے لئے میرے پاس آئے رسولؐ

یہ نعت حمد و ثنا یہ مشاغل احسن
یہ صدقہ آلِ نبیؐ کا ہے اور عطائے رسولؐ

وہ کور چشم ہے، ظلمت پرست ہے حسانؔ
نہیں نصیب میں جس شخص کے ضیائے رسولؐ





جنابِ احمد مرسل کا دیوانہ مرا دل ہے
جو وہ شمع دو عالم ہیں تو پروانہ مرا دل ہے

اسرار یہ رموز و کیف و مستی دین ہیں اُن کی
میں شیدائے محمدؐ ہوں تو مستانہ میرا دل ہے

مکاں سے لامکاں تک ہے رسائی آپ کی لیکن
محمدؐ جس میں رہتے ہیں وہ کاشانہ مرا دل ہے

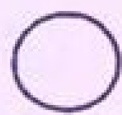
درِ اقدس پہ سر ہے اور دل ہے ان کے قدموں میں
میں دیوانہ ہوں حضرت کا تو پروانہ میرا دل ہے

نہیں ہے عشقِ احمدؐ کے سوا کچھ بھی مرے دل میں
میرے سرکارؐ کی خدمت میں نذرانہ میرا دل ہے

نثار اُس مصحفِ رخ کے جسے کہتے ہیں کعبہ ہم
سوائے جانِ جاناں سب سے بیگانہ میرا دل ہے

ترے سرکارؐ اے حسانؔ ہوں گے حوضِ کوثر پر
ملے گا جو بھی پیمانہ وہ پیمانہ میرا دل ہے

☆☆☆



درِ حبیب کے ملتی ہے بھیک صبح و مسا
اسی بہانے مجھے مل گئے میرے مولا

تجلّیات کی حد ہی نہیں ہے کیا کہنا
تخیلات سے دامن مرا ابھی نہ بھرا

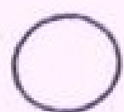
ازل سے جو ہمیں محوِ خیال یار کیا
یہ صدقہ ہے شہِ دیں کا انہیں کی ہے یہ عطا

زمیں سے عرش تلک گونج ہے درودوں کی
میری زباں پہ بھی نعتِ نبی ہے صبح و مسا

گئے ہیں عرش پہ محبوب ربِّ دو عالم
زمیں سے عرش تلک دھوم ہے کہ صلِّ علیٰ

بلاؤ حسّاںؔ کو محشر بپا ہے محفل میں
بجھائے آتشِ دل اس کی نعت کا دریا

☆☆☆



مری زندگی میں جو آئے محمدؐ
ہیں قلب و نظر میں سمائے محمدؐ

سنبھل اے میرے دل ادب کی جگہ ہے
تری دھڑکنوں پر ہیں چھائے محمدؐ

خدا کی قسم جب تلک ہے خدائی
سب ہی جز و کل میں سمائے محمدؐ

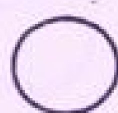
ان آنکھوں میں جلوے ہیں نورِ نبیؐ کے
خدا کی ضیا بن کے آئے محمدؐ

قدم چومتا ہوں نظر چومتا ہوں
میرے گھر میں تشریف لائے محمدؐ

ہے اب ذرہ ذرہ منور جہاں کا
مری بزمِ دل میں ہیں آئے محمدؐ

میں کیا ہوں اے حسانؔ خدا جانتا ہے
ازل سے ہوں میں خاک پائے محمدؐ





ہے ہادیٔ برحق کا جلوہ میری نظروں میں
قبلہ میری نظروں میں، کعبہ میری نظروں میں

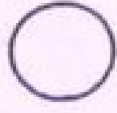
جس دن سے بسے ہو تم مولا میری نظروں میں
اک عالمِ نوری ہے گویا مری نظروں میں

جو حشر کے مالک ہیں جو نشر کے مالک ہیں
ہے ان کے تصدق سے کیا کیا میری نظروں میں

جو مظہرِ عالم ہیں جو خیر مجسم ہیں
ہے ان کی کفِ پا کا سرمہ میری نظروں میں

دربارِ کلیمی میں حسانؔ کی تمنا ہے
تا حشر رہیں روشن مولا میری نظروں میں

☆☆☆



خدا کے فضل سے شیدائے مصطفیٰؐ ہیں ہم
نبیؐ کے نام کا جلتا ہوا دیا ہیں ہم

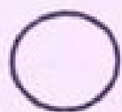
بس اُنؐ کے در کی گدائی سے کام ہے ہم کو
ہمیں نہ پوچھئے ہیں کون اور کیا ہیں ہم

نہ ہم کو ہے غمِ دنیا نہ ہے غمِ عقبیٰ
غمِ حبیبؐ میں ہر لمحہ مبتلا ہیں ہم

حضور آپؐ سے ہے زینتِ حیات مری
رہینِ منتِ سرکارِؐ دوسرا ہیں ہم

کرم سے آپؐ کے معمور دامنِ حسانؔ
فقیر بھی ہیں مگر مثلِ بادشا ہیں ہم





وہمِ خودی نکل گئی جب آپؐ آ گئے
ابرِ بہار بن کے مقدر پہ چھا گئے

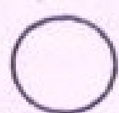
جُز خیر کے تو کچھ نہیں خیر البشر کے پاس
سرکارؐ میری خیر کی دنیا بسا گئے

ہر رہ گذر پہ پھیل گیا نور آپؐ کا
نورِ خداؐ ہیں نور کی محفل سجا گئے

تھامے رہوں گا دامنِ سرکارؐ حشر تک
مجھ جیسے اُمتّی کو بھی اپنا بنا گئے

آؤ مدینے تم کو خدا مل ہی جائے گا
حسانؔ سے یہ کہہ کے حبیبِ خدا گئے





جتنے غم تھے زندگی کے بہہ گئے
ہم مدینے کی فضا میں رہ گئے

محسنؐ انسانیت کی شان دیکھ
کتنے غم امت کے تنہا سہہ گئے

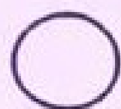
العطش یا سیّدی کی دی صدا
بس ہتھیلی سے سمندر بہہ گئے

انبیاء اور انبیاء کے امتی
آرہے ہیں میرے احمدؐ کہہ گئے

ہاتھ کے کنکر بھی ایماں لیکے آئے ہیں
اہلِ مکہ سوچتے ہی رہ گئے

ہر دعا حسانؔ ہوئی ہے مستجاب
جو محمدؐ یا محمدؐ کہہ گئے

☆☆☆



کہاں سے لے گئی مجھ کو کہاں چاہت محمدؐ کی
میری تقدیر میں جو تھا دیکھنا صورت محمدؐ کی

میں عاصی ہوں مجھے آغوشِ رحمت میں ذرا لے لو
بھٹک سکتا نہیں مل جائے جو رحمت محمدؐ کی

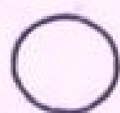
کبھی تو انقلابوں نے اور کبھی افلاک نے گھیرا
مجھے فوراً ہی بڑھ کر ڈھانک لے الفت محمدؐ کی

میں قابل ہی نہیں تھا پھر بھی خادم بن گیا اُنؐ کا
زہے قسمت میسر ہوگئی دولت محمدؐ کی

چراغِ معرفت کی روشنی سے دل ہوا روشن
مرا ایماں بڑھا، جب جب سنی سیرت محمدؐ کی

جو کوئی دامنِ مرشد سے جُڑ جاتا ہے اے حسانؔ
اسی کے دل میں لیتی ہے جگہ عظمتِ محمدؐ کی

☆☆☆



ڈھائے ہیں زمانے نے ستم صاحبِ عالمؐ
ہیں آج بھی ہم موردِ غم صاحبِ عالمؐ

رکھ لاج میری دونوں جہاں میں مرے مولا
ٹوٹے نہ کہیں میرا بھرم صاحبِ عالمؐ

ہم آہی چکے در پہ ترے کٹ کے جہاں سے
ہو جائے بس اک چشمِ کرم صاحبِ عالمؐ

محبوب ہو، معشوق ہو، مقصود ہو، مشہود
ہو آپ مہہ چار دہم صاحبِ عالمؐ

صدیقؓ میں، فاروقؓ میں، عثمانؓ و علیؓ میں
کس کس میں نہ پایا ترا غم صاحبِ عالمؐ

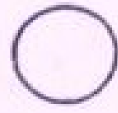
اُٹھوں گا میں نہ آپ کی چوکھٹ سے اٹھوں گا
اس دیدۂ تر کی ہے قسم صاحبِ عالمؐ

عصیاں کو مٹا دے مری تقدیر بنا دے
تابع ہیں ترے لوح و قلم صاحبِ عالمؐ

ہو گنبدِ خضرا کا نظارا جو نظر میں
کرتا ہی رہوں نعت رقم صاحبِ عالمؐ

جس جا بھی کبھی تھا تیرا ذکر تیرا نام
حسانؔ کا سر ہو گیا خم صاحبِ عالمؐ





ساقی ہے میکدہ ہے عجب لطفِ جام ہے
خمخانۂ حیات کا کیا اہتمام ہے

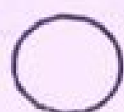
دل کی کتاب کھول کے دیکھا کیا کرو
ہر اک ورق پہ لکھا محمدؐ کا نام ہے

جلوؤں سے اُن کے دل ہے مرا کتنا ضو فشاں
میری نظر میں جلوۂ حق صبح و شام ہے

کیا اُن کی رفعتوں کا کرے گا کوئی شمار
ہر لمحہ جن کے لب پہ درود و سلام ہے

کر اُس کی مغفرت اے خداوندِ دو جہاں
حساؔن ترے رسولؐ کا ادنیٰ غلام ہے





جب رسولِ پاکؐ کے عشاق میں نام آ گیا
دیکھنا اپنا ستارہ بر سرِ بام آ گیا

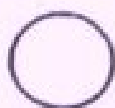
دردِ دل ، دردِ جگر ، آخر مرے کام آ گیا
لب کو جنبش جو ہوئی بس اُس کا نام آ گیا

بھیجتا ہوں تحفتاً اُنؐ پر درود اُنؐ پر سلام
مغفرت جن کی ہوئی اُن میں مرا نام آ گیا

وہ سمٹ لیتے ہیں آغوشِ عطوفت میں اُسے
صبح کا بھولا پلٹ کر جب سرِ شام آ گیا

موت میں حسانؔ کے پوشیدہ رہی تازہ حیات
وصل کے دن آ گئے اور موت کا جام آ گیا





دل تمہاریؐ یاد کا مسکن بنا
عکس کے پڑتے ہی وہ درپن بنا

جب سے رقصاں تم خیالوں میں ہوئے
ذہن کے آنگن میں اک گلشن بنا

یاد جب آئی تو پھوٹی روشنی
جب عطا اُنؐ کی ہوئی دامن بنا

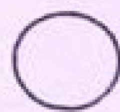
کیوں نہ اب تن من کروں اُنؐ پر نثار
جن کے صدقے سے مرا تن من بنا

یاد میں اُنؐ کی بہے جاتا ہوں اشک
دیدۂ دل میں میرے ساون بنا

عکس ہے یہ قدر عنا کا اے دوست
اے مجلّہ دل کا جو آنگن بنا

کون ہے حساؔن کہاں رہتا ہے وہ
ان دنوں پھرتا ہے اہلِ فن بنا

☆☆☆



جو خاک پائے رسولِ انام ہو جائے
وہ ذرّہ رو کش ماہ تمام ہو جائے

اس اشتیاق میں نکلا ہوں جانبِ طیبہ
نسیم صبح سے پہلے سلام ہو جائے

کروں جو پیشِ نظر شاہ کے درود و سلام
اسی بہانے مری صبح شام ہو جائے

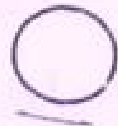
مرے رسول مکرم اگر ہو چشمِ کرم
تمہاری بزم میں حاضر غلام ہو جائے

میں کسے پیش کروں تحفۂ عقیدت کو
الٰہی غیب سے کچھ اہتمام ہو جائے

ہیں آفتابِ رسالت مآب جلوہ فگن
ضیائے پاک دو عالم میں عام ہو جائے

بلا کا کیف مرے ذہن میں ہے اے حسانؔ
اسی میں نعتِ رسولِ انام ہو جائے





ترے نور بار لمحے مرے آج کام آجائے
ابھی اپنی ظلمتوں میں کئی دیپ جگمگائے

مرے لب پہ موجزن ہے، ابھی ذکر شاہ دین کا
مرے دل پہ پڑھ رہے ہیں تری رحمتوں کے سائے

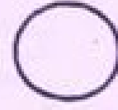
یہ عجیب سلسلہ ہے مرے عشق اور جنوں کا
میں جہاں کہیں سے گذرا ترے نقشِ پا ہی پائے

تو خیال بن کے پہلے میرے ذہن میں جو آیا
میں نے باندھ کر تصوّر ترے گُن ہیں گنگنائے

میری زندگی کا ہر پل ترا ہو کے رہ گیا ہے
میرے پیرِ باصفا نے ہیں عجیب گُر دکھائے

کہیں سجدہ ریز ہو کر لگے دیکھنے جو حسانؔ
وہیں آسماں جھکا تھا جہاں ہم تھے سر جھکائے





کبھی اُنؐ کی یاد آئی کبھی وہ ہی آ گئے ہیں
میرے جسم و قلب و جاں میں وہی اب سما گئے ہیں

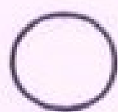
جو ہیں جُز و کُل کے مالک میں اُنہی کا ایک جزو ہوں
مرے دل کی اُجڑی بستی وہی اب بسا گئے ہیں

مجھے اُنؐ کے آستان سے ملی بھیک میں یہ کیا کیا
مجھے خود خبر نہیں ہے کہ وہ کیا لٹا گئے ہیں

ہیں یہ سب انہیںؐ کے جلوہ جو بکھر رہے ہیں ہر سو
یوں ہی جلوہ گاہ عالم ہمیں وہ دکھا گئے ہیں

کوئی کیا بجھا سکے گا تیرے دل کی آگ حسانؔ
وہ جو خود ہی اپنے ہاتھوں تری لو بڑھا گئے ہیں





نعتِ رسولِ پاکؐ سنوں گا زباں سے میں
سنگ و شجر سے شمس و مہ و آسماں سے میں

جس کے کرم سے پائے ہیں قلب وجگر سکوں
ان کو عزیز رکھتا ہوں دونوں جہاں سے میں

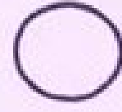
عشقِ غمِ رسولؐ میرے کام آگیا
اب پا چکا نجات غمِ دو جہاں سے میں

ایسے ہی ترے وصل میں گذریں یہ رات دن
مانگوں یہی دعائیں میرے مہرباں سے میں

کوئی بشر کہے میں کہاں نور آپؐ کو
ہوں پاک سارے فتنہ ووہم وگماں سے میں

حسانؔ مجھ کو معرفتِ حق کی ہے تلاش
لیتا ہوں درس صاحب کون ومکاں سے میں

☆☆☆



مرے گھر ہوئے ہیں مہماں صلِّ علیٰ محمدؐ
مرے درد کا ہیں درماں صلِّ علیٰ محمدؐ

مجھے خوفِ زیست کیسا مجھے خوفِ حشر کیسا
مرے دل میں ہیں درخشاں صلِّ علیٰ محمدؐ

مجھے جو بھی مل رہا ہے وہ انہیں کا اک کرم ہے
ہیں کریم مجھ میں پنہاں صلِّ علیٰ محمدؐ

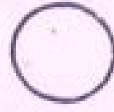
نہ ہی مجھ میں زہد و تقویٰ نہ میں کوئی پارسا ہوں
مجھے دے رہے ہیں عرفاں صلِّ علیٰ محمدؐ

مرے دل کا ہر جھرو کا ہوا نور سے منور
وہ جو آئے مہر تاباں صلِّ علیٰ محمدؐ

وہ ہیں کارساز میرے وہ ہیں دل کا راز میرے
مری زیست کا ہیں ساماں صلِّ علیٰ محمدؐ

یہ جبیں جہاں جھکی ہے، ہیں وہاں قدم نبیؐ کے
کرو ذکر تم اے حسانؔ صلِّ علیٰ محمدؐ

☆☆☆



جب دل کو اُن کے قُرب کا ہو جائے گا یقیں
پھر اُن کے آستاں سے نہ اٹھے گی یہ جبیں

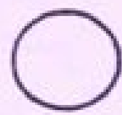
تب حوصلے کمال کو پہونچے بفضلِ حق
آنکھوں میں جب سما گئی طیبہ کی سرزمیں

کرتے رہے مشاہدہ ٔ حق جو عمر بھر
ہوتے رہے وہ رب کی نگاہوں میں نازنیں

سب کچھ ملا ہے آپؐ سے مجھ کو امانتاً
اب مجھ کو میرے رہنے کا وہم و گماں نہیں

حساںؔ ذی حزیں کے ہیں عقدے کھلے سبھی
عالم جھکا، جہاں جھکی حسانؔ کی جبیں





یہ قلب و روح مری تیری بارگاہ میں ہو
لقائے احمدِ مرسلؐ میری نگاہ میں ہو

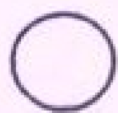
میں بخشوا لوں گا آقاؐ سے اپنے عصیاں کو
ذرا سی گرمی عقیدت کی میری آہ میں ہو

وہ لُٹ سکے گا نہ ہرگز کسی کے ہاتھوں سے
تمہارے عشق کا مارا تمہاری چاہ میں ہو

ہو منکشف میرے مولا حقایق اشیا
کمال ایسا ترے فضل کی نگاہ میں ہو

لگائے رکھا ہے آنکھوں سے ہر گھڑی حساؔن
وہ خار و خس ہو کہ گل ہو تمہاری راہ میں ہو





چہرا ان کا دیکھ کے اب کیوں دل کی دنیا حیراں ہے
دل کے کورے کاغذ پر کیا نامِ محمدؐ چسپاں ہے

نور سے ان کا سارا عالم اور وہ عالم کی جاں ہے
صلِّ علیٰ علیہ وسلم کتنا حسیں و ذیشاں ہے

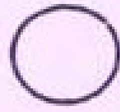
خاکِ کفِ پا سے بھی انؐ کے ہر رازِ حقیقت افشاں ہے
ذہن دولت ہے یہ میری بس یہی میرا ایماں ہے

نورِ مجسم سرورِ عالم راحتِ جانِ جاناں ہے
باعثِ تخلیقِ دو عالم صاحبِ ظلِّ سبحاں ہے

عینِ حق ہے ذات تمہاری تم سے بزمِ امکان ہے
ہاتھوں تمہارے ان کی قسمت جس کو تمہارا عرفاں ہے

کوچۂ جاناں اب کے جاؤں قلب و نظر کی پیاس بجھاؤں
من ہی من میں انؐ کو سماؤں حساںؔ دل کا یہ ارماں ہے





شہر کی خاموشیاں ہیں میں ہوں ان کا ساتھ ہے
ذرہ ذرہ محوِ حق ہے نور کی برسات ہے

ذہن کی کھڑکی سے جھانکا دل کے آئینے میں جب
حق رہنما بنکر محمد مصطفیٰؐ کی ذات ہے

کیا عجب ہے بزم دل کی شمع روز و شب جلے
جب ضیائے نورِ دو عالم ہمارے ساتھ ہے

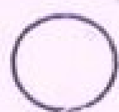
اور دلکی لَو بڑھاؤ قمقمے روشن کرو
آج محبوبِ خدا صلِ علیٰ کی بات ہے

انجمن در انجمن ہے ذکر محبوبِ خداؐ
دن ہوا قربان اُنؐ پہ اور صدقے رات ہے

وہ ہیں شافی وہ ہیں ہادی وہ ہیں رہبر وہ مسیح
خوفِ محشر ہے نہ غم جب تک کہ اُنؐ کا ساتھ ہے

عظمتیں ساری انہیں کی جنؐ کا حسانؔ ہے غلام
رفعتوں کے وہؐ ہیں مالک انؐ کی ایسی ذات ہے

☆☆☆



سگانِ کوچۂ احمدؐ بنے نصیب سے ہم
درِ حبیب کے سجدے کیۓ قریب سے ہم

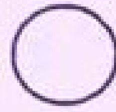
عجیب حال تھا اپنا بوقتِ سر گوشی
نہ جانے کیف میں کیا کہہ گئے مجیب سے ہم

چلو جنون بھی اپنا عجیب لایا رنگ
قریب ہونے لگے اب غمِ حبیبؐ کے ہم

جلا کے شمعِ محبت تمہاری محفل میں
جلے ہیں مثلِ پتنگا زہے نصیب سے ہم

صدائے دوست نے چونکا دیا ہے حسانؔ کو
وگرنہ کہنے کو یوں بھی تھے کچھ عجیب سے ہم





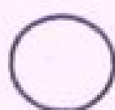
دیوانہ ہوں میں اے دل سرکارِ دو عالمؐ کا
بن جا تو بھی پروانہ اُس نورِ مجسمؐ کا

غم خوار محمدؐ کی محبت تجھے مل جائے
لگ جائے گا پھر اے دل چسکا تجھے اس غم کا

جو ناطقِ قرآں ہیں جو کاملِ قرآں ہیں
بندہ ہوں میں کہلاتا اُس نورِ مجسم کا

جو کچھ بھی ملے حساںؔ اس کوچۂ دنیا سے
صدقہ ہی اسے سمجھو سرکارِ دو عالمؐ کا





سرکارِ دو جہاںؐ کی محبت ملے مجھے
ہر آن ہر گھڑی یہ سعادت ملے مجھے

کہلادیں اس جہاں میں کہ میں بھی ہوں خوش نصیب
عالمِ پناہ آپؐ کی رویت ملے مجھے

میرے جنون کی نہیں اب کوئی انتہا
سرکار اپنے صاحبِ ثروت ملے مجھے

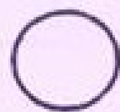
قلب حزیں میں تذکرے خیرالانامؐ کے
ہوتی رہیں سدا یہ سعادت ملے مجھے

انوار کا ہجوم ہے اس دل کے شہر میں
جب سے کہ آفتاب رسالتؐ ملے مجھے

بن جاؤں گا غبار مدینہ میں ایک دن
قسمت سے خاکِ پائے رسالت ملے مجھے

فضلِ خدا سے مل گئے حسانؔ میرے حضور
اب روز و شب حضورؐ کی الفت ملے مجھے

☆☆☆



تم کیا ملے کہ ہم کو رسولِ خداؐ ملے
خواجہ ملے، قطب ملے، غوث الورا ملے

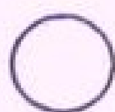
ہر رنگ و بو سے آپؐ کے در کا پتہ ملا
برگ و شجر میں آپؐ ہمیں برملا ملے

ہم تو ازل سے ہیں شہِ کونین کے غلام
اے دل بتا کہ اس کے سوا اور کیا ملے

دل کو سکوں جگر کو ہے فرحت نظر میں نور
فضلِ خدا سے ہم کو جو نورِ خدا ملے

حسّاںؔ بڑھ کے تھام لے دامانِ مصطفیٰؐ
دل سے جو چاہتا ہے تجھے کبریا ملے





ہاتھ سے چھوٹے نہ دامانِ رسولؐ
ہم ازل سے ہیں غلامانِ رسولؐ

ہر قدم پہ ہم سنبھلتے ہی گئے
ہر گھڑی کام آئے فرمانِ رسولؐ

راہ طیبہ کی دکھا دینا صبا
آرہے ہیں چند مہمانِ رسولؐ

جو لگی ہے آگ دل میں عشق کی
یہ تو ہے دراصل فیضانِ رسولؐ

کیوں نہ قسمت پہ ہمارے رشک ہو
ہم پہ ہر لمحہ ہے بارانِ رسولؐ

ہم سے دیوانوں سے رونق حشر کی
ہم سے ہی پُر ہو گی ایوانِ رسولؐ

پیروی آمر کی اے حسانؔ کر
پھر بنے شاید تو دربانِ رسولؐ

☆☆☆



جبیں در پہ صاحب کے خم ہو گئی ہے
تشکر کے اشکوں سے نم ہو گئی ہے

یہ کیا نام احمدؐ کا آیا لبوں پر
مرے دل کی بے چینی کم ہو گئی ہے

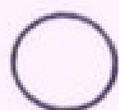
مجھے اپنے در پہ بلا لیجئے آقاؐ
جدائی تو وجہِ الم ہوگئی ہے

مرادِ دلی پا کے اٹھا ہوں در سے
ابھی مہر شاہِ اممؐ ہوگئی ہے

تخیل میں احمدؐ کے گم میری سانسیں
ذرا کلفتِ دل بھی کم ہو گئی ہے

زمانہ ہوا مہرباں مجھ پہ حساںؔ
جو آقاؐ کی چشمِ کرم ہو گئی ہے

☆☆☆



ایسے بھیگے ہم ہیں اے دل نور کی برسات میں
فرق ممکن ہی نہیں ہے اپنے دن میں رات میں

دل میں یادِ مصطفٰےؐ ہے، لب پہ ذکرِ مصطفٰےؐ
مہر تاباں ہے درخشاں میرے سب نغمات میں

قلب پر افشاں ہوئے جب رازِ سرکارِ مبیں
روح کے ہمراہ ہم بھی بہہ گئے جذبات میں

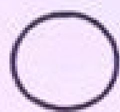
ماورائے عقل ہے عشقِ محمد مصطفٰےؐ
ماسوا اس کے نہیں ہے کچھ بھی میری ذات میں

میں کہاں ہوں اور کیا ہوں کچھ خبر میری نہیں
ہاں مگر معلوم ہے ہوں نور کی آیات میں

کیا رکھا ہے دین و دنیا میں محمدؐ کے بغیر
آپؐ ہی کا ذکر آجاتا ہے اک اک بات میں

بزمِ شاہِ دین ہے حسانؔ سنا نعتِ نبیؐ
تذکرے ہوتے ہیں جنؐ کے وہ ہیں اس بارات میں





نظروں کو بچھا رکھنا محفل کو سجا رکھنا
انوارِ نبیؐ کی تم اک شمع جلا رکھنا

جب گنبدِ خضرا سے ہو جائے گذر تیرا
تو یاد ہماری بھی اے بادِ صبا رکھنا

اک شعلۂ نورانی سینے میں جلایا ہے
بس یادِ شہِ بطحا از بہرِ خدا رکھنا

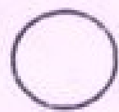
اے بزمِ تمنائی اے محفلِ شیدائی
آتے ہیں میرے آقاؐ پلکوں کو بچھا رکھنا

وہ جلوۂ عالم ہیں وہ نورِ مجسم ہیں
ہر جلوۂ جاناں نہ آنکھوں میں چھپا رکھنا

ہے نور بھلا کس کا آمد ہے بھلا کس کی
شاید کہ حبیبؐ آئیں دروازہ کھلا رکھنا

حساںؔ تری قسمت آفاق کو چھو لے گی
سرکارؐ کے قدموں پر سر اپنا جھکا رکھنا

☆☆☆



محمدؐ کے ہم ہیں محمدؐ ہمارے
محمدؐ ہمیں دونوں عالم سے پیارے

خدا عرش سے آگیا ہے زمیں پر
محمدؐ محمدؐ ہے کوئی پکارے

شفیع الوریٰ ہیں محمدؐ ہمارے
مٹالوں گا میں اپنے عصیان سارے

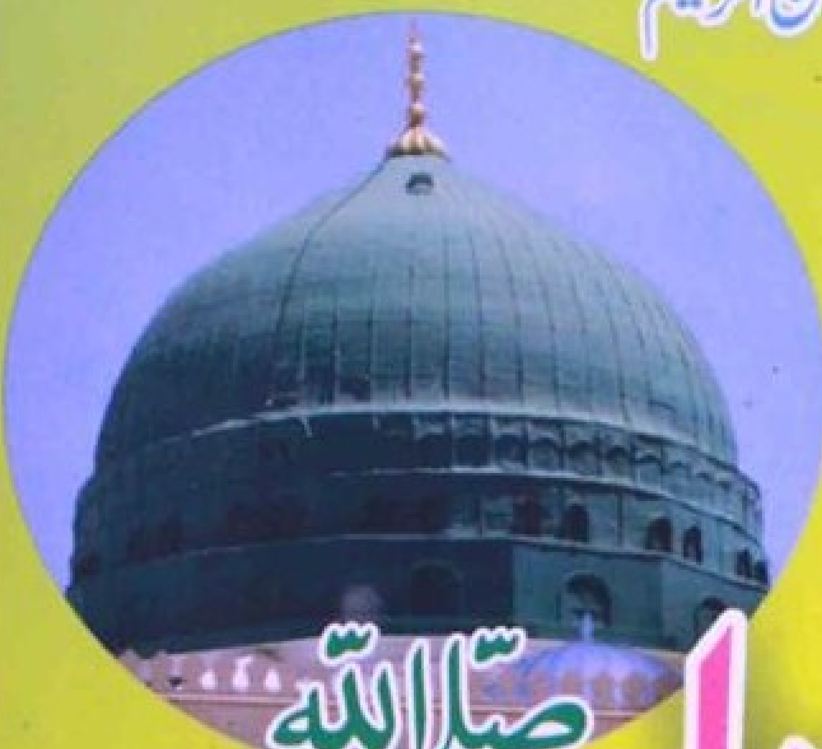
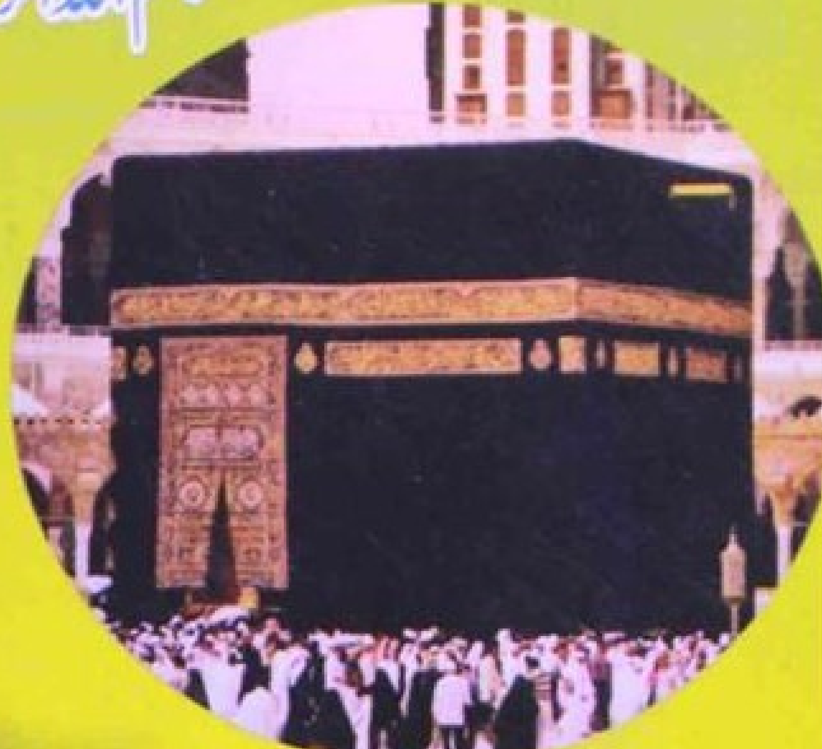
میں اُن کو پکاروں تو وہ مجھ کو ڈھونڈھیں
بڑے دلنشیں ہوں گے ایسے نظارے

محمدؐ کی باتیں سنا کر جہاں کو
نکالوں گا میں دل کے ارمان سارے

ہوئی نور برحق سے پُر نور محفل
اے حساںؔ محمدؐ کے ہیں یہ اشارے



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیہ وسلم

روحِ اعظم

حمد و نعت کا انتخاب

مولانا حسان الآمری

مرتب:

مولانا سید محمد رضاء الحق آمری